عشق
بقلم ماہ نور سیدہ
ناولز کلب

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

ع عشق

از

سیدہ ماہ نور

www.novelsclubb.com

ائیر پورٹ سے باہر اکر اس نے لوگوں کا ہجوم دیکھا

،ہر کوئی اپنے عزیزوں سے مل کہ خوش تھا،

شادمانی ہر ایک چہرے سے یوں ٹپک رہی تھی جیسے شہد کی مکھیوں کے چھتے سے شہد ٹپکتا ہے۔۔۔ایک عجیب سی بے زاری کی کیفیت طاری کئے وہ آگے بڑھتی گئی،

ساڑھے چار انچ کی ہیل،کالی جینز،سرخ کرتا کہ جس کے دامن پہ کالے دھاگے کا کام کیا گیا تھا،

گلے میں اپنے نام کا لاکٹ پہنے کھلے بالوں کے ساتھ وہ نہایت کروفر سے یوں اس ہجوم سے نکلی کہ جیسے بادلوں کی اوٹ سے چاند نکلتا ہے۔۔۔ارد گرد کھڑے لوگ

www.novelsclubb.com

اسے یوں دیکھ رہے تھے کہ جیسے وہ کوئی انوکھی چیز ہے اور کسی اور ہی دنیا سے آئی ہے۔۔

اپنی بازو میں بندھی قیمتی گھڑی سے ٹائم دیکھتے ہوئے اس کے چہرے پہ ثبت ناگواری اتنی واضع تھی کہ ایک لمحے کو ماحول کی تپش میں اضافہ ہو گیا۔۔

پارکنگ کے قریب انتظار کرتے اس نے ناجانے کتنی ہی بار ٹائم دیکھا تھا۔۔

گاڑی کے ٹائر ایک شور کہ ساتھ اس کے عین سامنے رکے اور ڈرائیور نے اس کے لئے نہایت عزت سے کار کا پچھلا دروازہ کھول دیا۔۔۔وہ نہایت شان سے کار میں بیٹھی اور کار فراٹے بھرتی وہاں سے ہوا ہو گئی۔۔۔قریب موجود ہر ذی نفس اس خاتون کو رشک کی نظر سے دیکھتا رہ گیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ تیزی سے اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھی جب ڈرائیور نے آنکھ بچا کر بیک ویو مرر سے اسے دیکھا'

وہ تیزی سے اپنے لمبے بال سمیٹ کر انہیں جوڑے کی شکل دے رہی تھی،

پھر اس نے اپنے دستی بیگ سے ایک کالی چادر نکالی اور اور خوب اچھی طرح خود پہ

اوڑھ لی،

اس پہ بھی وہ مطمئن نہ ہوئی اور ٹشو لے کہ آنکھوں میں لگا کاجل صاف کرنے میں

مصروف ہو گئی،

خوب

اچھی طرح رگڑ کہ صاف کرنے کہ بعد اس نے ہونٹوں پہ ہلکی سی لگی ہوئی لپ

سٹک کو بھی رگڑ ڈالا

بازو میں بندھی گھڑی کو اس نے سختی سے کھولا اور بیگ میں الٹ دیا،

دوسری کلائی میں بندھی سونے کی نفیس بریسلٹ کو اتارا اور اسے بھی بیگ کی نذر کر

دیا۔۔۔

‘جلدی سے کسی مارکیٹ کی طرف چلو‘ پہلے ہی کافی دیر ہو گئی ہے‘

(وہ پہلی بار ڈرائیور سے مخاطب ہوئی)

مارکیٹ پہنچ کر اس نے ڈرائیور کو رکنے کا بولا اور خود ایک عام سی اور قدرے چھوٹی دکان میں گھس گئ‘ جلدی جلدی ایک کالی سلیپر زلی

‘اور اپنے نفیس سینڈلز ایک شاپر میں ڈالے‘

دکاندار کو ۱۰۰۰ کا نوٹ تھمایا تو اس نے ۸۰۰ روپے واپس کیئے‘

اور وہ دکان سے نکل گئ‘‘

‘عجیب عورت ہے استاد‘ سات ہزار کا جوتا اتار کہ دو سو والا چپل پہن لیا‘

www.novelsclubb.com

(دکان کا چھوٹا حیران کھڑا اپنے استاد کو دیکھ رہا تھا‘ اس نے آج شاید پہلی بار کوئی ایسی عورت دیکھی

‘اوو تو چپ کر‘ ہر وقت فضول ہی سوچتا ہے‘ اسے کوئی مجبوری ہو گی‘

اووہ ڈگ گئی ہو گی سیڑھی سے اس واسطے اس نے جوتا بدل لیا ہو گا۔۔۔۔تو جا۔۔جا کہ شیدے لسئی والے کو بول کہ آ کہ میری گل سن جا۔۔۔چل نکل شاباش۔۔۔"

(استاد نے اسے چلتا کیا)

وہ بھاگ کر باہر آیا

'تو دیکھا کہ وہی کالی چادر میں چھپا وجود ایک نہایت قیمتی گاڑی میں بیٹھ رہا ہے'

اور پھر گاڑی زن سے اس کے سامنے سے گزر گئی۔۔۔

"جلدی چلو۔۔۔بہت کم وقت رہ گیا ہے"(وہ پھر ڈرائیور سے مخاطب ہوئی)

گاڑی گاؤں کی حدود میں داخل ہو چکی تھی۔۔۔وہ سنبھل گئی۔۔۔چادر کو ٹھیک کیا۔۔۔دھڑکتے دل کو قابو میں رکھتے ہوئے گاڑی ایک طرف روکنے کا حکم دیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

”میں تھوڑی دیر تک واپس آجاؤں گی‘تم یہاں میرا انتظار کروں‘اور خبر دار
میرے پیچھے آنے کی ضرورت نہیں“

(ڈرائیور کو دھمکا کہ اس نے دروازہ کھولا اور باہر نکلی‘

نہ اس کہ ہاتھ میں بیگ تھا نہ ہی موبائل‘

نہ کوئی جیولری۔۔

اس نے تو اپنا چہرہ بھی چھپا لیا تھا کالی چادر میں)

گاؤں کی کچی گلیوں سے گزرتی وہ اپنی منزل کی طرف بڑھنے لگی‘

اس کا دل ایک الگ ہی لے پہ دھڑک رہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اپنی منزل کو سامنے دیکھ کہ اس نے اپنی بے ترتیب دھڑکن کو سنبھالا اور دروازے
پہ دستک دی۔۔

دروازہ کسی ملازم نے کھولا تھا۔۔۔

وہ اندر داخل ہوئی اور مطلوبہ کمرے کی جانب چل پڑی، بارش کی وجہ سے صحن میں کافی کیچڑ تھی،

وہ صحن عبور کر کہ برآمدے میں پہنچی تو اسے جیسے سکون آنے لگا۔۔۔

بڑے کمرے سے آتی وہ آواز اس کے کانوں میں رس گھولنے لگی۔۔۔وہ ہوا کہ دوش پہ سوار کمرے کی جانب بڑھی۔۔۔

کمرے کہ باہر جوتوں کا ایک ڈھیر لگا تھا،

اس ڈھیر کہ پاس اس نے بھی اپنی چپل اتاری اور کمرے میں داخل ہو گئی۔۔

www.novelsclubb.com

گاوں کے مرد نہایت ادب سے زمین پہ بیٹھے تھے، چودھری فتح محمد اور اس کا اکلوتا بیٹا چودھری سکندر کہ جس کی دہشت گردونواح کے دیہاتوں میں بھی پھیلی ہوئی تھی، گاوں کا اکلوتا نمبردار کہ جس کا نخرہ آسمان پہ رہتا تھا اور تو اور معزز پنچایت کے

بھی سارے رکن اپنی اپنی پگڑیاں اتارے ایک جذب کی کیفیت سے اس ہستی کی جانب دیکھ رہے تھے۔۔ غریب کسان' ہاری اور مزدور طبقہ بھی پچھلی صفوں میں بیٹھا تھا۔۔ زنانخانہ ایک پردہ لگا کہ الگ کیا گیا تھا' جہاں گاوں کی تقریبا ساری ہی عورتیں موجود تھی' جوان۔۔ بوڑھی۔۔ کنواری۔۔ بیوہ۔۔ یتیم۔۔ خود چودھری فتح محمد کی اپنی پہلی بیوی جو کہ اسی گاوں کی تھی جبکہ اس نے حال ہی میں دوسری شادی ایک نوجوان دوشیزہ سے رچائی تھی' وہ دونوں خواتین بھی زنانخانے میں موجود تھی' ان کے کپڑے اور زیورات دیکھ کر گاوں کی غریب عورتیں احساس کمتری میں مبتلا رہتی تھی' ان کی ٤ عدد ملازمائیں پہلے آتی اور ان کے لئے گھر سے لایا گیا قالین بچھایا جاتا۔۔ پھر خاص پردے میں وہ خواتین تشریف لاتیں اور قالین پہ گاؤ تکیہ لگا کہ بیٹھتی' ایک ملازمہ ہمہ وقت انکی خدمت کے لئے موجود رہتی۔۔

www.novelsclubb.com

'وہ' اپنی چپل اتار کر کمرے میں داخل ہوئی' آنکھوں میں شوق کا ایک جہاں آباد کئے اس نے کالی شال اوڑھے اس ہستی کو دیکھا اور دھیمی رفتار سے چلتی وہ عورتوں کے لئے مخصوص کئے گئے حصئے میں پہنچ گئی۔۔

سب عورتوں نے اسے دیکھا اور پہچان لیا' البتہ بڑی بیگم صاحبہ کو اس کی آمد کوئی خاص پسند نہ آئی تھی۔۔ان کے ماتھے پہ پڑی شکنوں میں نجانے کیوں اضافہ ہو گیا۔۔

اس نے ابھی تک نقاب نہیں الٹا تھا اور وہاں ہی پردے سے لگ کہ وہ پردے سے پار ایک تصویر کو خود میں جذب کر رہی تھی۔۔۔

ادھر وہ بھوری آنکھیں جھکی ہوئی تھی' کالے لباس میں ملبوس اپنے چوڑے شانوں پہ کالی شال ڈالے' ہاتھوں میں سفید موتیوں کی تسبح تھمے' سید کبیر شاہ' کہیں سے بھی تو ۲۸ سال کا نہیں لگتا تھا' چہرے پہ سنت رسول سجائے' دھیما لہجہ ہلکی آواز' وہ اپنی عمر سے دس بارہ برس زیادہ کا نظر آتا تھا' گاؤں کا بچہ بچہ اسکی عزت کرتا اور ہر

کوئی اسکے گن گاتا تھا' اس نے کچھ ہی عرصے میں سب کے دل جیت لیئے تھے' وہ تھا بھی تو ایسا ہی' ہر کسی کی مدد کرنے والا' نیک' خوبرو' اپنے کام سے کام رکھنے والا' کسی نے آج تک اسے کھل کے ہنستے ہوئے نہ دیکھا تھا' کسی کا کوئی بھی مسلئہ ہو شاہ صاحب کے پاس ہر مسلئے کا حل تھا' وہ مسائل یوں حل کر دیتے تھے کہ سائل دمبخود رہ جاتا۔۔ کوئی نہیں جانتا تھا کہ یہ خدا کا بندہ آیا کہاں سے اور کون ہے۔۔

"دیکھ کرم دین۔۔!!!

تیری عرضی میں نے گاؤں والوں کے سامنے رکھ دی ہے' اب آگے تیری دھی کی قسمت ہے کہ کون آتا ہے اسکی مدد کو' میری جو استطاعت تھی وہ میں نے کر دی باقی دیکھ میرے پاس مال دنیا نہیں ہے' ہاں تیری دھی کے سر پہ ہاتھ رکھنے میں اسکی شادی میں ضرور آؤں گا

"(شاہ جی گاوں کے ایک کمی سے مخاطب تھے)

میرے بھائیوں'ماوں اور بہنوں یہ کرم دین ہمارا بھائی ہے'ہم نے خود کو ذاتوں میں تقسیم کرر کھا ہے ورنہ خمیر تو ہمارہ ایک ہی مٹی سے گوندھا ہے اس سوہنے رب نے'اور بیٹیاں تو ویسے بھی سب کی سانجھی ہوتی ہیں نہ۔۔۔اسکی بیٹی کی شادی میں شامل ہونا ہمارا فرض ہے اور اسکی مدد کرنا ہمارے ایمان کا حصئہ۔۔مجھے امید ہے کہ آپ سب مجھے ہمیشہ کی طرح اس بار بھی مایوس نہیں کریں گے۔۔۔

(شاہ جی کے چہرے پہ ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی)

'عصر کا وقت ہونے والا ہے۔۔آپ سب سے پھر ملاقات ہو گی'ایک دوسرے کے کام آہیں رب سوہنا آپ سب کے کام آسان کرے گا۔۔

محفل برخواست ہو گئی'سب لوگ شاہ جی سے ہاتھ ملا کے رخصت ہونے لگے'

''وہ''ابھی تک پردے سے لگی کھڑی تھی'عورتیں بھی رخصت ہو گئیں اور چودھریوں کی ملازمہ قالین بھی طے کر کے لے گئی'لیکن وہ نہ جانے کیوں ابھی تک وہاں ہی کھڑی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

شاہ جی کمرے سے نکل گئے' اور سامنے بر آمدے میں لگے ٹیوب ویل سے پانی نکال کہ وضو کرنے لگے۔۔

وہ آہستہ آہستہ چل کہ باہر آگئی' دروازے سے لگ کہ کبیر شاہ کو وضو کرتے دیکھنے لگی۔۔۔

شاہ جی پلٹے اور اسے اپنی جانب متوجہ دیکھ کہ اس طرف بڑھے۔۔

"کیا بات ہے بی بی؟؟ تو کیوں آجاتی ہے روز روز؟؟ تیرا یہاں آنا اور اتنی دیر رکنا ٹھیک نہیں' دیکھ میں نے تجھے پہلے بھی سمجھایا ہے کہ میں تجھے کچھ نہیں دے سکت

'(کبیر شاہ نے قدرے ترش لہجے میں کہا)

میں نے تو آپ سے کچھ بھی نہیں مانگا شاہ جی۔۔۔!!

میں تو یہاں بس آپکی زیارت کرنے آتی ہوں۔۔۔اور میں جن انگاروں پہ چل کہ آتی ہوں وہ صرف میرا خدا ہی جانتا ہے۔۔۔شاہ جی خدا کے لیئے مجھے اس سعادت

سے محروم مت کرنا۔۔۔میں بس آپ کو دیکھ کے واپس چلی جاؤں گی۔۔۔۔(بھتی آنکھوں سے التجا کرتی وہ ۳۱ سالہ عورت اب باقاعدہ ہچکیاں لے کے رہ رہی تھی)

کبیر کا دل ڈولنے لگا۔۔۔

جا۔۔۔چلی جا یہاں سے۔۔۔۔ہماری نماز کا وقت ہو گیا ہے۔۔۔(وہ تلخی سے کہہ کر اس کے پاس سے گزرا اور کمرے میں داخل ہو گیا۔۔۔مزید گفتگو سے بچنے کے لیئے اس نے جلدی سے نماز شروع کر دیا۔۔۔)

بے بسی کی تصویر بنی وہ اپنی جگہ سے ہل بھی نہ سکی۔۔۔یہ دل بھی کیا چیز ہے نہ کہ ہمیشہ اسی پہ آتا ہے کہ جو اسکی قدر نہیں کرتا۔۔۔

چادر کے پلو سے آنکھیں صاف کرتی وہ صحن کو عبور کرنے لگی، دروازے پر پہنچ کر اس نے مڑ کر دشمن جاں کو دیکھا، وہ نماز میں مشغول تھا، ایک پھیکی سی مسکراہٹ اسکے لبوں پہ آئی اور غائب ہو گئی۔۔گاؤں کی گلیوں سے گزرتی وہ مین روڈ تک آ گئی جہاں ڈرائیور اسکا انتظار کر رہا تھا۔۔

وہ آ کے گاڑی میں بیٹھی اور کافی دیر آنسو بہاتی رہی' ڈرائیور اسکے اس معمول سے اچھی طرح واقف تھا' کوئی سوال کئے بغیر وہ گاڑی چلاتا رہا' شہر کے پوش علاقے میں گاڑی داخل ہو چکی تھی۔۔اس نے چادر اتاری اور بیگ میں ٹھونس دی' ایک ایک کر کے وہ سارے زیوار خود پہ سجانے لگی۔۔ بالوں کو سنوارا اور پاؤں صاف کر کے اپنے قیمتی جوتوں کو شرف بخشا۔۔ ہونٹوں پہ ہلکے شیڈ کی سٹک لگا کہ خود کو آہینے میں دیکھا۔۔ پھر کاجل نکال کر خوب جما کر کاجل لگایا'' ایک نظر خود کو دیکھا اور پھر اکتا کر ڈراہیور سے پوچھا۔۔۔

سب ٹھیک ہے نہ ؟؟ میں ٹھیک لگ رہی ہوں ؟؟؟

جی میم صاحب۔۔ ہمیشہ کی طرح فریش۔۔۔(ڈراہیور نے رٹے ہوئے جملے ادا کیئے)

www.novelsclubb.com

گاڑی ایک علیشان بنگلے کے سامنے رکھی اور وہ ایک ادا سے گاڑی سے اتری' اور اندد داخل ہو گئی۔۔۔

ارے ستارہ۔۔۔۔۔!!!!

ادھر آؤ۔۔۔۔تم کہاں سے آرہی ہو ذرا مجھے بھی تو خبر ہو۔۔۔(

گڈی باجی نے پان کو منہ میں سیٹ کرتے ہوئے اسے مشکوک نظروں سے دیکھا)

کیا ہے گڈی باجی۔۔۔میں زرا مارکیٹ تک گئی تھی،آپ بھی تفتیش کرنے بیٹھ جاتی ہیں۔۔۔دیکھیں میں آپ کے لیئے کیا لائی ہوں کراچی سے۔۔۔۔

(اس نے ہاتھ میں پکڑے ایک شاپر کی طرف اشارہ کیا)

ارے چھوڑ اسے۔۔۔۔۔۔۔

(گڈی باجی نے لالچی آنکھوں کو گھومای

www.novelsclubb.com

ا)یہ بتا کہ اس موئے شیخ نے کتنے پیسے دیئے؟؟؟؟

آپ کے پیسے آپکو مل جائیں گے،میں ذرا تھوڑا آرام کرلوں

(وہ نخوت سے کہتی سیڑھاں چڑھ گئی)

ادھر گڈی باجی نے جلدی سے موبائل سے ایک نمبر ملایا۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔جی ملک صاحب!!!

جی میں نے یہی اطلاع دینے کے لیئے فون کیا تھا' وہ آپکی لیلی آگئی ہے کراچی سے۔۔۔۔

جی جی۔۔آپکا ہی گھر ہے' جب مرضی آئیں۔۔۔

(وہ فون پہ قہقہے لگاتی کسی 'گاہک' سے بات کر رہی تھی)

نہیں نہیں ملک صاحب۔۔۔۔باقی سب کو منع کر دیا ہے۔۔۔وہ خواجہ صاحب تو اسکی قیمت سے ۱۰ ہزار فالتو دے رہے تھے' لیکن میں نے تو آپکو زبان دی ہے نہ اور گڈی اپنی زبان سے کبھی نہیں ہٹتی۔۔۔۔آپ فکر نہ کریں۔۔۔وہ پورے چوبیس گھنٹوں کے لیئے آپکی ہے۔۔۔۔!!!!

www.novelsclubb.com

وہ اپنے کمرے میں بستر پہ آڑھی ترچھی لیٹی کبیر شاہ کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔پتا نہیں کہاں سے اچانک ہی آنسوں کا ایک ریلا آیا اور اسکی آنکھیں برسنے لگیں۔۔۔وہ اس کے حواسوں پہ چھا گیا تھا' یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ زندگی کہ کسی حصئے میں کوئی بھی تاوان بھرنے کے باوجود اسکا نہیں ہو سکتا وہ اسی کے خواب دیکھ رہی تھی۔۔

دروازے پہ دستک ہوئی' اسنے آنکھیں صاف کی اور اٹھ کہ دروازہ کھول دیا' سامنے ہی گڈی باجی اپنے پورے وجود کے ساتھ ہاتھ میں پھلوں کی پلیٹ پکڑے کھڑی تھیں' ستارہ کے چہرے پہ کوفت طاری ہوگئ جو کہ گڈی باجی نے بھی محسوس کر لی تھی'

www.novelsclubb.com

وہ دروازہ کھلا چھوڑ کر واپس کمرے میں آگئ' اور خود کو مصروف ثابت کرنے کے لئیے الماری کھول کہ کپڑے سیٹ کرنے لگی۔۔۔وہ جانتی تھی کہ گڈی باجی کی آمد کا اصل مقصد کیا ہے۔۔۔

'ارے چھوڑو تم' یہ کام تمہارا نہیں ہے۔۔میں شموسے کہہ کر ٹھیک کروادوں گی تمہاری الماری'

'(گڈی باجی نے تمہید باندھی)

"چھوڑو باجی' تم تو رہنے ہی دو' ایسے بہت سے کام ہیں جو کہ میرے کرنے والے نہیں لیکن میں وہ بھی تو کر ہی رہی ہوں نہ' بھلے مجبوری سے ہی سہی

"(اس نے آنکھیں سکیڑیں)

ادھر آ ذرا' میرے کول۔۔۔ تجھ سے ایک ضروری گل کرنی ہے میں نے۔۔۔)

باجی نے اسے پچکارا)

www.novelsclubb.com

آپکی ساری ضروری باتیں پیسے سے شروع ہوتی ہیں اور پیسوں پہ ہی ختم' بتائیں اب کتنے پیسے چاہیئں آپکو۔۔

(وہ ایویں ہٹ ہونے لگی)

دیکھ ستارا، میں تجھے اپنی چھوٹی بہن کی طرح سمجھتی ہوں' پالا ہے میں نے تجھے 'تو ہر وقت مجھ سے بدزن ہی رہتی ہے۔۔۔ مجھے بہت دکھ ہوتا ہے تیرے اس رویے سے۔۔۔ آج تک میں نے تجھ پہ کوئی آنچ نہیں آنے دی' بچپن سے لے کہ آج تک میں نے تیری ہر مشکل آسان کی ہے' تیرا ساتھ دیا ہے' اور اب عمر کے اس حصئے میں آ کے کہ جب میرا سارا سر سفید ہو گیا ہے اور تو ہی ایک میرا آسرا ہے تو تو ہی مجھے ذلیل کرتی ہے۔۔۔ (جذبات سے لبریز گڈی باجی کی آواز کانپنے لگی

ستارہ کو لگا کہ آج کچھ زیادہ ہی ہو گیا ہے۔۔۔ اسے شرمندگی محسوس ہوئی۔۔

اچھا چھوڑیں نہ باجی۔۔ میری طبیعت نہیں ہے کچھ ٹھیک اس لئے اتنی بکواس کر دی۔۔۔ آپ بتائیں نہ آپ کیا کہہ رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

(ستارہ نے انہیں رام کیا)

گڈی باجی کی باچھیں اسے پرانی ڈگر پہ آتا دیکھ کر کھل گئیں۔۔۔۔

‘وہ ملک صاحب ہیں نہ۔۔۔‘‘

کون ملک صاحب؟؟؟؟؟

(ستارہ نے پوچھا)

وہی شوگر مل والے۔۔۔وہ اس بار سینٹ کے الیکشن میں بھی کھڑے ہو رہے ہیں۔۔۔

(گڈی نے ٹکڑا لگایا)

ہوں۔۔۔۔کیا ہوا انہیں؟؟؟

(ستارہ نے محظوظ ہوئے بغیر پوچھا)

www.novelsclubb.com

وہ تم سے ذرا ملنا چاہ رہے تھے‘انہوں نے تمہارے لئیے ایک فلیٹ بھی خریدا ہے۔۔۔)

گڈی کی آنکھیں چمک اٹھی)

کیوں ؟؟ فلیٹ کیا کرنا ہے میں نے۔۔۔ خیر آپ اسے منع کر دیں، میں نہیں ملنا چاہتی اس سے،

(ستارہ کی آنکھوں میں ملک کی تصویر گھوم گئی، پانچ فٹ قد، سیاہ رنگت، باڈی گاڈز کے حصار میں رہنے والا ملک تصور، بھاری وجود اور سر پہ بال شائد کسی زمانے میں ہوں مگر اب نہیں تھے)

گڈی باجی کو کرنٹ لگا۔۔۔

کیا مطلب نہیں ملنا چاہتی ؟؟؟؟

میں نے کہا نہ کہ نہیں ملنا تو بس نہیں ملنا، مجھے گھن آتی ہے اس سے، اور اب تو خود سے بھی۔۔۔

(ستارہ نے منت کی)

دیکھ لڑکی۔۔۔!!!

www.novelsclubb.com

اس دھندے میں سب چلتا ہے' یہاں سب پیسا پھینک کر تماشا دیکھتے ہیں' کتا عرصہ ہو گیا ہے تجھے' اب تک تو نے شرافت کو گلئے لگایا ہوا ہے۔۔۔ میری جان ادھر پیسے کو ہی عزت ہے۔۔اتار دے یہ شریفوں والا چوغہ' اپنی زندگی جی۔۔۔ یہ ہی زندگی ہے۔۔۔ ہر چیز ہے تیرے پاس۔۔مال' دولت' شہرت' سب تجھے چاہتے ہیں' تیرے پیچھے دم ہلا ہلا کہ پھرتے ہیں۔۔۔اور کیا چاہئے تجھے۔۔۔

عزت چاہیئے مجھے۔۔۔!!

عزت۔۔۔۔۔۔۔۔

(وہ پھٹ پڑی اور گڈی باجی سہم کہ رہ گئی)

مجھے شوہر چاہئے گاہگ نہیں۔۔۔

مجھے گھر چاہیئے علیشان مکان نہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں دو وقت کی روٹی گھر پہ بیٹھ کہ کھانا چاہتی ہوں یوں کسی کے سامنے ناچ کہ ،کسی کے گلے کا ہار بن کہ جو کھانا میں کھاتی ہوں وہ اٹک جاتا ہے میرے حلق میں۔۔۔

خدا کے لئے باجی۔۔مجھے بیچنا میرا اشتہار لگانا بس کرو۔۔۔مت کرو میری تشہیر۔۔۔مت ادھیڑو میری روح کے ٹانکے۔۔۔

میں تھک گئی ہوں خود کو بیچ بیچ کے۔۔۔

اتارو یہ 'برائے فروخت' کا سٹیکر میری ذات سے۔۔۔۔

رحم کرو باجی۔۔۔

مجھ پہ رحم کرو۔۔۔

(وہ گڈی باجی کے قدموں میں بیٹھی اس کے ترلے کر رہی تھی۔۔۔گڈی باجی کے جس نے اپنی زندگی کے ٤٨ سال اس کام میں گزار دیئے تھے وہ ستارہ کی باتوں سے دہل گئی۔۔۔انہیں نئے خطرات لاحق ہونے لگے)

www.novelsclubb.com

"یہ تو کس کی شے پہ اتنا بول رہی ہے ستارہ؟؟؟؟

مجھے سچ سچ بتا' کون ہے جس نے تجھے یہ سبز باغ دیکھائے ہیں؟؟

ستارہ کی آنکھوں میں ایک شبیہ اتر آئی۔۔۔

'بول ستارہ۔۔۔!! کس نے لارا لگایا ہے تجھے؟؟

تو طوائف ہے۔۔ طوائف۔۔ تو بیوی نہیں بن سکتی۔۔

کوئی تجھ سے اپنی اولاد کو جنم نہیں دلوائے گا' کہ ساری زندگی کی گالی ہے یہ اور تیری اولاد یہ گالی سنے گی۔۔"

(ستارہ تو گڈی باجی کی بات سن ہی نہیں رہی تھی' اس کے کانوں میں تو ابھی تک اس ظالم کے جملے گونج رہے تھے۔۔۔" جا چلی جا۔۔ میں تجھے کچھ نہیں دے سکتا"

(

www.novelsclubb.com

پھر بھی جس نے تجھے لارا لگایا ہے اسے کہہ کہ مجھ سے آ کے ملے، میں بھی تو دیکھوں اتنا جگرا کس مائی کے لال میں ہے، دنیا دیکھی ہے میں نے، مردوں کی ساری نبضیں جانتی ہوں میں۔۔۔ تو اسے کر فون،

بلوا اسے۔۔۔۔۔"

تو سن رہی ہے نہ میں کیا کہہ رہی ہوں؟؟؟؟

(اس کی آنکھیں خلا میں کسی نقطے پہ مرکوز تھیں، اور کانوں میں ایک ہی آواز "میرے پاس مال دنیا نہیں، میں تجھے کچھ نہیں دے سکتا")

ستارہ۔۔۔۔۔۔۔

!!!(باجی نے اسے کندھوں سے پکڑ کے ہلا ڈالا۔۔)

وہ جیسے اچانک ہوش میں ائی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

شام کو تیار رہنا۔۔ملک صاحب آئیں گے ''اور یہ جو شکل پہ بارہ بجا رکھے ہیں اسے ٹھیک کرو۔۔۔تم ایک طوائف ہو' اور طوائف کی بھی عزت ہوتی ہے''ہر عورت نہیں بن سکتی طوائف۔۔یہ بڑے دل گردے کا کام ہے۔۔۔''

گڈی باجی نے پھلوں والی ٹوکری اٹھائی اور ٹک ٹک کرتی' پاوں مٹکاتی سیڑھیاں اتر گئی۔۔۔

وہ بیڈ سے ٹیک لگائے زمین پہ بیٹھی کسی گہری سوچ میں تھی۔۔

شائد اب کوئی فیصلہ لینے کا وقت آگیا تھا۔۔۔

وہ ایک عزم سے اٹھی ''الماری سے سرخ رنگ کی خوبصورت ساڑھی نکالی اور باتھ روم میں جا گھسی۔۔

www.novelsclubb.com

تیار ہونے میں بھی اس نے خاصا وقت لگایا۔۔۔آج تو وہ گلاب کا کھلا ہو پھول لگ رہی تھی۔۔۔۔

جب اس نے گاڑی کے ہارن کی آواز سنی، کھڑکی کا پردہ ہٹا کر اس نے دیکھ لیا تھا کہ ملک تصور کی سفید پراڈو جو کہ جس نے پچھلے مہینے ہی پچھتر لاکھ کی خریدی تھی اور اسے تحفتاً دینا چاہی تھی ان کے گیراج میں داخل ہوئی۔۔۔

ملک صاحب مسلح گارڈز کے جلوس میں گاڑی سے برآمد ہوئے، ان کے چہرے پہ وہی مکروہ ہنسی کہ جو اب انکی شخصیت کا خاصا بن چکی تھی۔۔۔

ستارہ نے ناک سکیڑا۔۔۔اور اسکی تیوری پہ پڑے بلوں میں اضافہ ہو گیا۔۔۔

جب ملازمہ اسے اطلاح دینے آئی اس وقت وہ لپ سٹک کو مزید گہرا کر رہی تھی۔۔۔۔

ملازمہ کو بھیج کہ اس نے خود کو دیکھا، وہ بے پناہ حسین لگ رہی تھی مگر اسے خود سے گھن آنے لگی۔۔۔وہ شیشئے کے سامنے سے ہٹی اور ساڑھی کا پلو سنبھالتی کمرے سے باہر نکل آئی۔۔

لاونج میں بیٹھے ملک تصور نے اسے دیکھا اور اسکی آنکھیں خیرہ ہونے لگیں" وہ اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ ملک کے پہلو میں آکے بیٹھ گئی۔۔۔

گڈی نے سکون کا سانس لیا کہ اسکی عزت رہ گئی آج۔۔۔

"اچھا اب آپ ہمیں اجازت دیں، ہم چاہتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ وقت اپنی ستارہ کے ساتھ گزاریں۔۔"

ملک نے ستارہ کو گھائل نظروں سے دیکھا۔۔۔وہ کلس کہ رہ گئی۔۔۔

جی جی کیوں نہیں۔۔جیسا آپ چاہیں ملک صاحب، آپکا حکم سر آنکھوں پہ۔۔۔)

گڈی باجی نے عاجزانہ جواب دیا)

www.novelsclubb.com

وہ ملک تصور اور اسکے گاڈز کے ہمراہ باہر نکلی، پورے پروٹوکول کے ساتھ جیپ میں سوار ہوئی اور ڈرائیور گاڑی اڑا لے گیا۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گڈی باجی دروازے پہ کھڑی دیکھتی رہی، جب گاڑی اس کی نظروں سے اوجھل ہو گئی تو وہ واپس اندر آئی اور قریب پڑے بیگ کو کھولا اس میں سے وہ پیسے نکالے جو اسے ابھی ابھی ملک صاحب نواز کر گئے تھے۔۔۔پورے پانچ لاکھ۔۔۔۔

اس نے ایک نئے منصونے کے تحت فون اٹھایا۔۔۔۔

اب وہ خواجہ سرور کا فون ملا رہی تھی۔۔۔ساتھ ساتھ پیسوں کو ہاتھ میں پکڑتی اور انکے لمس سے محظوظ ہوتی۔۔۔

ملک تصور کی صحبت میں گزرتا ایک ایک لمحہ اس کے بدن میں زہر گھولتا رہا، اسکی روح مزید زخمی ہوتی گئی۔۔۔اسکے ناسوروں سے خون رستا رہا۔۔۔

اس سب کے باوجود وہ 'اسے' برابر سوچتی رہی تھی۔۔۔

اگر اس نے اپنی حقیقت شاہ جی کو بتادی تو وہ کیا اسے قبول کر لیں گے؟؟؟

اور اگر وہ اپنی حقیقت نہیں بتاتی وہ ایک جھوٹ کی بنیاد پہ یہ رشتہ کیسے استوار کر سکتی ہے؟؟

ایسے ہزاروں سوال اس کے دماغ پہ ہتھوڑوں کی طرح برسنے لگے۔۔۔۔

"ستارہ۔۔۔۔۔کہاں گم ہو یار؟؟؟؟؟

جب سے آئی ہو بلکل ہی چپ ہو"

(ملک نے اسکی خاموشی کو محسوس کر لیا)

کیا ہو گیا ہماری لیلٰی کو؟؟؟؟

نہیں تو ایسی تو کوئی بات نہیں ہے ملک صاحب۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

(وہ بناوٹی ہنسی ہنسنے لگی)

دیکھو میں زمانہ دیکھ چکا ہوں" اور تمہیں تو میں بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔۔۔۔

بتاؤ مجھے۔۔۔اٹھوا کے لے آؤں اسے یہاں اپنی لیلٰی لے پاس؟؟؟؟

ستارہ کا دل ڈھڑکا۔۔۔۔۔

کون؟؟؟ کس کی بات کر رہے ہیں آپ ملک صاحب؟؟؟

(اس نے آنکھیں چرائی)

'ارے وہی''' جس میں ہماری مینا کا دل اٹکا ہے۔۔۔۔

(ملک نے سگار پھونکتے ہوئے قہقہ لگایا)

نہیں ایسا نہیں ہے۔۔۔ آپکو شائید کوئی غلط فہمی ہوئی ہے ملک صاحب۔۔۔

(اس نے ٹالا)

غلط فہمیوں میں رہنے کی میری عمر گزر گئی ہے ستارہ۔۔ میں بغیر ثبوت کے بات نہیں کرتا اور بنا دلیل کہ بحث کرنا میری عادت نہیں ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں نے چوبیس گھنٹوں کے ۵ لاکھ ادا کئے ہیں اور میں اپنا پیسہ یوں ضائع ہوتے نہیں دیکھ سکتا۔۔۔میں زبردستی کا قائل نہیں ہوں تبھی میں نے بہتر سمجھا کہ تم سے بات کرلوں۔۔۔

اب تم مجھے خود بتاؤ گی یا پھر بلواؤں تمہارے معشوق کو؟؟؟

ستارہ کے کانوں کی لوئیں سرخ ہو گئیں۔۔

"دیکھیں ملک صاحب اس میں شاہ جی کوئی غلطی نہیں ہے آپ پلیز اس میں انہیں انوالو نہ کریں"

تو کیوں جاتی ہو تم وہاں؟؟

ملک صاحب تو گویا اسکی ایک ایک حرکت سے واقف تھے۔۔۔

"میں تو صرف وہاں شاہ جی کی زیارت کرنے جاتی ہوں"

(اسکی نگاہیں ادب سے جھک گئی)

www.novelsclubb.com

ہاہاہاہاہا۔۔۔زیارت۔۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔

(ملک کا فلک شگاف قہقہ بر آمد ہوا۔۔)

بس کرو ستارہ۔۔۔

تمہارے منہ سے ایسی باتیں اچھی نہیں لگتی۔۔۔۔

کیوں کیا ہے میرے منہ کو؟؟؟

(اُس نے ڈرتے ڈرتے سوال کیا' یہ جانتے ہوئے بھی کہ جواب کیا ہے)

تمہارے منہ کو تو کچھ نہیں' بہت خوبصورت ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

(ملک نے آنکھ دباتے ہوئے کہا)

ستارہ کے اندر زہر پھیل گیا۔۔۔

چلو تمہیں سرپرائیز دیتے ہیں ایک۔۔۔۔۔"

اس نے اٹھ کہ اپنا ہاتھ ستارہ کی طرف بڑھایا' جسے تھام کر ستارہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

کیا سرپرائیز ملک صاحب؟؟؟؟

ابھی پتا چل جائے گا۔۔۔۔آو میرے ساتھ۔۔

وہ اسکا ہاتھ تھامے باہر لے آیا' اور ڈرائیور کو گاڑی نکالنے کا اشارہ کیا۔۔۔

ستارہ کا دل سوکھے پتے کی مانند لرزنے لگا۔۔۔

گاڑی شہر کی حدود سے نکل کر جانے پہچانے راستوں پہ دوڑ رہی تھی۔۔۔

ستارہ کی نبضیں ڈوبنے لگیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا میری مینا کو' اتنی گھبرا کیوں رہی ہو' تم تو ایسے ڈر رہی ہو جیسے اس راستے پہ پہلی کبھی نہیں ائی۔۔۔۔)

ملک صاحب تو آج نہ جانے کون کون سے بم اس کے سر پہ پھاڑ رہے تھے)

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس کی کشادہ پیشانی پہ پسینے کے قطرے اسکی بے بسی کا تماشا دیکھنے نمودار ہو گئے۔۔

گاڑی مانوس گلیوں سے ہوتی ہوئی ایک سیاہ دروازے کے پاس رک گئی تھی۔۔۔

جاو۔۔۔۔!!!

جا کے زیارت کر آؤ اپنے شاہ جی کی۔۔۔

(ملک نے زہر خندہ لہجے میں کہا)

آپ یہ ٹھیک نہیں کر رہے ملک صاحب۔۔ پلیز ایسا نہ کریں۔۔۔

میں شاہ جی کی یوں تحقیر نہیں کر سکتی۔۔۔)

وہ روہانسی ہو گئی)

www.novelsclubb.com

تحقیر کہاں میری بلبل۔۔ میں تو اسے آج عزت دینے آیا ہوں۔۔۔

چلو ہم بھی تمہارے ساتھ چلتے ہیں۔۔۔۔

(ملک صاحب نے اسے ہاتھ سے پکڑا اور زبردستی اسے گاڑی سے اتارا اور جا کہ

دروازے پہ دستک دی۔۔۔

ستارہ نے ایک نظر آپنے حلیئے پہ ڈالی۔۔

اس کا حلیہ نہایت غیر مناسب تھا۔۔۔

دروازہ کھل چکا تھا۔۔۔

"ہم شاہ جی کی زیارت کرنے آئے ہیں"

(ملک تصور نے ایک بھرپور نظر ستارہ پہ ڈالی اور اندر پیغام بھجوای

ا) اس کے چار عدد مسلح گاڈز بھی اسکے ہمراہ تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

اندر سے جواب آگیا تھا' انہیں حاضری کی اجازت مل گئی تھی۔۔

آگے پیچھے وہ سب اندر داخل ہوئے' آج خلاف معمول اتنے لوگ نہیں تھے

بڑے کمرے میں۔۔ انہیں مہمان خانے میں بیٹھا دیا گیا' ستارہ نے کمرے میں آگے

پیچھے دیکھا کہ شاید اسے کوئی چادر وغیرہ مل جائے وہ شاہ کے سامنے اس حلئے میں جائے یہ اسکی حیا نے گوارہ نہ کیا۔۔۔

کبیر شاہ کمرے میں داخل ہوا اور بآواز بلند سلام کیا' ایک نظر ستارہ پہ ڈالی اور پھر واپس پلٹ گیا۔۔۔

"ارے یہ تو مقابلے سے پہلے ہی میدان چھوڑ گیا۔۔۔"

(ملک صاحب نے قہقہ لگایا' اور اسکے پالتو بھی اس کے ساتھ ہنسنے لگے' ستارہ کا دل چاہا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے' لیکن خدا عذاب بھی اپنی مرضی سے ہی بھیجتا ہے؛ نہ زمین پھٹی نہ آسمان گرا۔۔۔ وہ کمرے کے بیچوں بیچ بے بسی اور تمسخر کا نشان بنی کھڑی رہی' آنسو اس کی آنکھوں سے نکل کر اسکی قمیض کے دامن میں جذب ہونے لگے۔۔۔)

چند ثانیئے گزرے اور چشم فلک نے دیکھا کہ کبیر شاہ واپس پلٹا اور ایک چادر لا کر ستارہ کے برہنہ سر پر اوڑھا دی۔۔۔۔

ستارہ کا تو انگ انگ سجدہ تشکر بجالانے لگا' اس نے فوراً سے چادر کو سر پہ لپیٹا اور خود کو چادر میں چھپالیا؛ بلکل ویسے ہی جیسے وہ پہلے شاہ جی کی خدمت میں آیا کرتی تھی۔۔۔

"جی فرمایئے' میں کیا خدمت کر سکتا ہوں آپکی؟؟؟"

شاہ جی اب ملک صاحب سے مخاطب تھے۔۔

آپ نے کیا خدمت کرنی ہے ہماری

"جناب آپ شاید مجھے جانتے نہیں۔۔۔

(ملک نے غرور سے موچھوں کو گھومایا)

www.novelsclubb.com

'درست فرمایا' بندہ ناچیز آپ سے قطعاً واقف نہیں' اور نہ ہی یہ جانتا ہوں کہ آپ کی آمد کا مقصد کیا ہے' اگر آپ اپنا مدعا جلد بیان کر دیں تو آپکی مہربانی ہو گی'

دراصل مجھے ایک نکاح کی تقریب میں شرکت کرنی ہے'

(کبیر شاہ نے مختصرا اپنی پوزیشن کلئیر کی)

اس عورت کو جانتے ہو؟؟؟؟

(ملک نے ستارے کی طرف اشارہ کیا)

نہیں۔۔۔۔!!!

(کبیر نے مختصر جواب دیا)

ستارہ کو لگا کہ وہ پل صراط پہ کھڑی ہے۔۔۔

مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے' میں نے اسے ہزاہا بار یہاں آتے دیکھا ہے' پھر تم کیوں نہیں جانتے اسے؟؟؟؟

www.novelsclubb.com

(ملک کو تاؤ آگیا تھا)

دیکھئے بھائی صاحب۔۔!!

عورتیں جو کہ میرے بہنوں، بیٹیوں کی حثیت سے درس سننے آجاتی ہیں، ان کے لئیے الگ پردے کا انتظام کیا جاتا ہے، میں چہرے سے نہیں جانتا کسی کو بھی، اور نہ ہی یہ مجھے زیب دیتا ہے کہ میں آنکھ کی چوری کروں" یہ خاتون اگر یہاں آتی رہی ہیں تو یہ آپکو زیادہ بہتر بتا سکتی ہیں۔۔۔۔!!"

شادی شدہ ہو؟؟؟؟

(پھر سوال ہوا)

نہیں۔۔۔۔۔!!!

(نہایت اختصار سے جواب آیا)

کیوں؟؟؟؟ کیوں نہیں کی شادی؟؟؟؟

کبیر شاہ کو جلال آگیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"دیکھئے آپ جو کوئی بھی ہیں میں آپکو یہ حق کھی نہیں دوں گا کہ آپ میری ذاتیات میں داخل اندازی کریں۔۔۔یہ میرا ذاتی مسئلہ ہے' اور میں اپنے ذاتی مسائل یوں اجنبی لوگوں کے سامنے ڈسکس نہیں کرتا"

'بہتر ہو گا کہ آب آپ تشریف لے جائیں۔۔۔۔مجھے بھی دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔ اللہ حافظ"

ملک صاحب اپنی توہین برداشت نہ کر سکے۔۔۔

"اسے تو میں بعد میں دیکھوں گا۔۔۔پہلے تجھے دیکھ لوں۔۔۔۔حرام کماتا ضرور ہوں مگر تجھ جیسی کے لئے نہیں جو کھائے میرا "اور دل کہیں اور لگائے۔۔۔۔!!!

"

www.novelsclubb.com

مللک نے ستارا کا باز ر سختی سے پکڑا اور اسے گھسیٹ کر باہر لے جانے لگے۔۔۔

ستارہ نے پیچھے مڑ کر کبیر کو دیکھا'' پتا نہیں کیوں کبیر کا دل ڈول گیا۔۔اسے لگا کہ کچھ غلط ہونے والا ہے۔۔۔

شاہ جی۔۔۔!!!

ستارہ نے کسی امید کے تحت اسے پکارا تھا۔۔۔پتا نہیں کیوں اسے لگا کہ وہ اسے بچا لے گا۔۔۔

وہ ملک تصور کے شکنجے میں پھڑ پھڑا رہی تھی بلکل ایسے جیسے کوئی ننھی چڑیا کسی عقاب کی گرفت میں بے چینی سے اپنی آخری کوشش کرتی ہے آزاد ہونے کی' بچ نکلنے کی' مدد کے لیئے چیختی ہے' اپنی نازک چونچوں سے عقاب کو ایذا پہنچانے کی کوشش کرتی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

ستارہ نے خود کو چھڑانے کی بھرپور کوشش کی مگر ملک تصور کی آہنی گرفت نے اسے بے بس کر دیا۔۔۔وہ اسے گھسیٹ کر باہر لے آیا تھا' اور وہ مڑ مڑ کر کسی

موہوم امید کے تحت کبیر شاہ کو دیکھتی رہی۔۔۔اسے پتا تھا کہ اس کا کوئی رشتہ نہیں اس سے' وہ کیوں پرائے جھگڑے میں آئے گا۔۔۔

مگر انسانیت کا بھی تو کوئی رشتہ ہوتا ہے' اگر کوئی کسی انسان سے محض خدا کی رضا کے لئیے بھلائی کرے تو خدا کے ہاں اسکا اجر لا محدود ہے۔۔۔

ملک اسے اڑا لے گیا' کبیر اپنی جگہ ساکت کھڑا رہا۔۔۔اسے ایک عجیب سے کیفیت نے اپنی گرفت میں لے لیا تھا۔۔۔

کہیں اس نے کچھ غلط تو نہیں کر دی؟؟؟؟

اسے آج بھی اچھی طرح یاد تھا جب وہ آج سے ٹھیک ۲ سال پہلے اپنے ایک بہت عزیز دوست کی شادی میں اسلا آباد گیا تھا'

وہاں کا ماحول کافی اوپن ہونے کی وجہ سے پردے کوئی انتظام نہ تھا''

www.novelsclubb.com

عورتیں مرد سب ایک ساتھ بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے"اپنی اپنی پسند کو مشروب انجوائے کرتے وہ دنیا و مافیا کی فکروں سے آزاد تھے۔۔۔

کبیر کا دل اس ماحول سے اکتا گیا۔۔

اس نے وہاں سے رخصت ہو جانے میں ہی عافیت جانی۔۔اور پچھلی نشست سے اٹھ کر وہ آگے سٹیج تک آیا تا کہ عبید کو خدا حافظ بول سکے۔۔۔

عبید اور کبیر نے ایک ساتھ ایم-بی-اے کی ڈگری لی تھی اور دونوں بہت اچھے دوست تھے'

کبیر ابھی سٹیج کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اچانک سے ہال کی بتیاں دلہن کی آمد کے پیش نظر گل کر دی گئی'صرف ایک سپاٹ لائٹ تھی ک جس کے ہالے میں عبید اپنی دلہن کا ہاتھ تھامے اسے ہال میں لا رہا تھا۔۔۔

سب لوگ استقبال کے لیئے کھڑے ہو گئے اور ہال تالیوں سے گونج اٹھا۔۔۔

کبیر بھی ایک سائیڈ پہ کھڑے ہو کہ ہولے ہولے تالیاں بجانے لگا۔۔۔یکا یک

اسے ایک سرگوشی سنائی دی اپنے انتہائی قریب سے۔۔۔

"اچھاخاصا ہینڈسم ہے' مگر یہ مولوی کیوں بنا ہوا ہے؟؟؟"

(ایک نسوانی آواز اسکے بائیں طرف سے کان میں داخل ہوئی۔۔۔)

"یار تم سن رہی ہو؟؟؟ستارہ میں تم سے بات کر رہی ہوں۔۔۔۔

(آواز پھر ابھری)

کیا ہے سیم؟؟؟کیوں تنگ کر رہی ہو مجھے؟؟جا کے پوچھ لو نا کہ کیوں مولوی بنا ہوا

ہے وہ؟؟؟)

www.novelsclubb.com

ایک نہایت دھیمی اور پر ترنم آواز میں جواب دیا گیا)

کبیر کو اندازہ ہونے لگا کہ اسکی ذات محو گفتگو ہے۔۔وہ بہت محتاط ہو گیا تھا۔۔۔

''بس تم ایک بار میری اس سے دوستی ہونے دو' پھر دیکھنا میں اسے کیسے ڈیشنگ بنا دوں گی' ایک دم ٹام کروز۔۔۔۔''

کبیر کے کان کھڑے ہو گئے۔۔۔اب اسے سو فیصد یقین ہو گیا تھا کہ اسکی ہی بات ہو رہی ہے۔۔۔ مگر اس نے مڑ کہ نہیں دیکھا۔۔۔

''ستارہ۔۔۔۔!!

تم مجھے اس سے متعارف کروا دو نا۔۔۔پلیز)

آواز پھر ابھرئی)

میں ؟؟؟؟

www.novelsclubb.com

اسے گویا کرنٹ لگا تھا۔۔۔

''میں کیوں کرواؤں متعارف' تم جا کہ خود مل لو نہ اگر اتنا ہی پسند آگیا ہے تمہیں تو۔۔۔۔'')

دھیمی آواز اب قدرے بلند اور تیز تھی)

"یار۔۔۔تم بس میری ہیلو ہائے کروادو' باقی میں سب خود سیٹ کرلوں گی۔۔۔۔"

بی ہیو سیم۔۔۔بلکل بچوں کی طرح ضد کررہی ہو تم 'گھر چلو بتاتی ہوں میں گڈی باجی کو۔۔وہ تمہیں سیدھا کریں گی۔۔۔"(پر ترنم دھمکی دی گئی)

نہیں نہیں۔۔۔پلیز یار اماں کو مت بتانا۔۔۔وہ پھر مجھے باتیں سنائیں گی ایویں۔۔۔۔

میں تو صرف دو منٹ بات کرنے کا ہی کہہ رہی ہوں۔۔۔اس میں اماں کو بتانے والی کیا بات ہے۔۔۔۔

'(اسکی ریکوسٹ جاری تھی)

www.novelsclubb.com

کبیر کی چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ ہو نہ ہو اب یہ لڑکیاں اس کی طرف ہی آئیں گی۔۔۔اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑا مشروب کا گلاس قریبی میز پہ رکھا اور کالر کا بٹن بند کرتے کرتے وہاں سے کھسک گیا۔۔۔

بتیاں روشن ہو چکی تھیں۔۔۔

ہال مرکری روشنیوں سے چمک اٹھا۔۔

وہ سٹیج کے نزدیک کھڑا رش کم ہونے کا انتظار کر رہا تھا' تا کہ دوست کو گلے لگا کہ شادی کی مبارک دے سکے اور پھر واپس چلا جائے لاہور۔۔۔

"ایکسکیوز می پلیز۔۔۔!!!

اس کے عقب پہ وہی سر بکھر گیا تھا۔۔۔۔

وہ نہ پلٹا۔۔۔۔

ایکسکیوز می سر۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

(آواز دوبارہ آئی۔۔۔۔)

کسی نے ہولے سے اس کے کندھے کو ہلایا۔۔

کبیر اچھل پڑا۔۔۔

اور پلٹ کے دیکھا۔۔۔۔

سامنے ایک کوئی ۲۶،۲۷ سالہ لڑکی کھڑی تھی، بے پناہ حسین۔۔۔ سرخ اور کالے لباس میں ملبوس، کھلے بال جو کہ اس کی کمر سے نیچے جا رہے تھے، ہاتھوں میں ہم رنگ چوڑیاں۔۔۔۔

اس کے ساتھ ایک قدرے چھوٹی عمر کی لڑکی تھی جو مشکل سے ۲۰ یا پھر ۲۱ سال کی ہو گی۔۔ اس نے پنک ڈریس پہن رکھا تھا اور اس کے چہرے پہ ابھی تک بچپنا موجود تھا۔۔۔

ایک نگاہ ڈال کے کبیر نے نگاہ جھکالی۔۔۔

www.novelsclubb.com

جی فرمائیے۔۔!!!!

(اس نے نیچی آنکھوں سے سوال کیا)

دونوں لڑکیاں خاموش تھیں۔۔۔

ستارا نے غصیلی نظروں سے سیم کو دیکھا اور سیم بے چاری سہم گئی

مردوں سے بات کرنے میں ستارہ کو کوئی جھجک نہیں ہوئی تھی کبھی، مگر آج اسے الفاظ نہیں مل رہے تھے کہ وہ کیسے بات کرے۔۔

مقابل کی نظریں جھکی ہوئی تھیں، ستارہ کو اندازہ ہوا کہ اس کا سامنا کسی، شریف النفس، انسان سے ہوا ہے۔۔۔

"وہ سوری۔۔۔۔ایکچولی وہ میں نے ہی ستارہ کو کہا تھا۔۔۔ایم سوری اگر آپکو برا لگا تو"

(سیم نے سہمی ہوئی آواز میں کہا، وہ ستارہ کی نظروں کا مفہوم سمجھ چکی تھی)

"پوچھ سکتا ہوں کہ کس سلسلے میں آپ نے مجھے مخاطب کرنے کی کوشش کی ہے؟؟؟

(کبیر نے سیم سے سوال کیا)

سیم نے کبھی اس صورت حال کا سامنا نہیں کیا تھا، وہ تو جب بھی کسی سے بات کرتی اسے 'وارم ویلکم' کیا جاتا، اور خود ستارہ بھی کہاں واقف تھی ایسے شریفوں سے " پتا نہیں کتنے عرصئے سے اس نے کوئی شریف نہیں دیکھا تھا۔۔۔

کتنے افسوس کی بات ہے۔۔۔ یہ حالت ہے ہماری ماؤں بہنوں کی۔۔

میں کافی دیر سے اپکی گفتگو سنتا رہا ہوں اور مجھے نہایت افسوس ہے کہ مجھے مایوسی ہوئی اپکی باتوں سے"

www.novelsclubb.com

آپ دونوں خواتین مجھے اچھے گھرانوں کی لگتی ہیں، بس تربیت میں کمی رہ گئی تھوڑی۔۔۔

جب آپ لوگ بین القوامی اور لوکل جلسوں میں معاشرے کی بے حسی اور حقوق نسواں کا جو شور کرتے ہیں کبھی اپنے گریبان میں بھی جھانک کے دیکھا ہے ؟؟؟

وہ عورتیں اور ہوتی ہیں کہ جن کی عزت کرتے ہیں مرد۔۔۔۔اور یہ تمہاری جیسی بے پردہ عورتیں تو خدا کی نظر میں کوئی مقام نہیں رکھتیں تو پھر مرد انکی کیا عزت کریں گے۔۔۔۔

(ستارہ کو لگا کی وہ زمین میں گڑ جائے گی' جب کی سیم کو کبیر کی نصیحتوں سے چڑ ہونے لگی تھی)

'عورت کا مطلب ہے پردہ۔۔۔جب عورت پردے میں ہی نہیں تو وہ عورت ہی نہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

خیر۔۔۔۔میں بھی کسے نصیحتیں کر رہا ہوں۔۔۔جن کہ دلوں پہ مہر لگ چکی ہے' جن پہ مطلق کوئی اثر نہیں ہونا۔۔۔۔

کبیر غصے سے پھنکارتا ان ک پاس سے مثل آتش گزرا اور ہال کے دروازے سے باہر نکل گیا۔۔۔

سیم کی حلت دیکھنے والی تھی، اسے پتا تھا کہ اب اسکی شامت آئے گی۔۔

مگر خلاف توقع ستارا نے کوئی بات نہ کی۔۔۔

بس وہ بجھ سی گئی تھی۔۔۔

سیم نے بھی اسکی خاموشی کو بری طرح محسوس کر لیا تھا۔۔

واپسی پر بھی اس نے کوئی بات نہ کی، سیم نے اسے مخاطب کرنے کی کئی بار کوشش کی مگر بے سود۔۔اس کا موڈ سخت آف تھا۔۔

www.novelsclubb.com

گھر آکر بھی وہ کمرے میں بند ہو گئی، اور کوئی بات نہ کی۔۔۔

ادھر کبیر کو احساس شرمندگی نے گیر لیا تھا، بے شک اس نے کوئی غلط بات نہیں کی تھی، نہ ہی کوئی نازیبا الفاظ استمال کئے تھے پھر بھی اسے لگا کہ اس نے کچھ زیادہ ہی

بول دیا ہے۔۔اس نے پہلی بار کسی کے ساتھ یوں بات کی تھی اور پہلی ہی ملاقات میں اتنا کچھ کہا تھا، وہ فطرتاً کم گو تھا اور بلاوجہ کسی پہ یوں باتوں کے نشتر چلانا اسے زیب نہیں دیتا، سو وہ کافی افسردہ ہو گیا تھا۔۔

اگلی صبح وہ لاہور کے لئے روانہ ہو گیا۔۔

لاہور پہنچ کر اس کا دل بہت ملول تھا، لیکن کچھ مسائل میں الجھ کر وہ آنے والے دنوں میں یہ بات بلکل ہی بھول گیا تھا،

ستارہ نے اپنے طور پہ بہت سی معلومات جمع کی، اور مزید معلومات اسے عبید سے مل گئی تھی، وہی سے اسے پتا چلا کہ کبیر شاہ کون ہے، اور کہاں رہتا ہے۔۔۔

ستارہ نے لاہور آ کر مطلوبہ پتہ اپنے ڈرائیور کو دیا اور اسے وہاں چلنے کا کہا۔۔۔

ستارہ وہاں چلی تو گئی مگر باہر سے ہی پلٹ آئی تھی، اس کو کبیر کے الفاظ اچھی طرح یاد تھے،

واپسی پہ اس نے مارکیٹ پہنچ کر ایک کالی چادر خریدی اور اسے دکان میں ہی اوڑھ کر دیکھا۔۔۔

اسے اپنا وجود اچانک ہی بہت معتبر لگنے لگا تھا۔۔۔

اگلی صبح وہ شاپنگ کا بہانہ بنا کر پھر وہاں پہنچ گئی' اور گیٹ کے سامنے گاڑی میں انتظار کرنے لگی کے شاید ایک جھلک دیکھنے کو مل جائے۔۔ مگر وہ باہر نہیں ایا تھا' ستارہ ایک بار پھر نامراد لوٹ آئی۔۔۔

گڈی باجی نے اسے پھر سے کسی کے رخصت کر دیا تھا' وہ بھی پورے ہفتے کے لئے۔۔اس نے احتجاج کیا مگر اس کی کسی نے نہ سنی۔۔۔

ملائیشیا کی رنگینوں میں اپنے شب و روز کسی کی سنگت میں گزارتے ہوئے اسکا دل تو کہیں اسکی گرد آلود گلی میں موجود تھا' وہ چاہ کر بھی اسے بھلا نہیں پا رہی تھی' اور اسکے کان کسی اجنبی مانوس سی آہٹ کے منتظر رہتے۔۔۔

پاکستان کی زمین میں اترتے ہی اس نے ایک لمبی سانس لی اور ' اسکی' خوشبو کو اپنے اندا اتارا۔۔۔

وہ ایک بار پھر اس گلی میں موجود تھی' فقط ایک جھلک کی منتظر۔۔۔

اس کے سامنے گاؤں کی عورتیں اس کالی دہلیز کو پار کرتیں رہیں اور وہ گاڑی میں بیٹھی خود کو ان گاؤں کی ان پڑھ عورتوں سے حقیر گردانتی وہی' اسکی تو اتنی بھی اوقات نہیں تھی کہ وہ اس دہلیز کو پار کرسکے۔۔۔ گاؤں کی عورتیں کتنی معتبر تھیں جن کو زیارت کا شرف مل رہا تھا۔۔۔

ایک خاص بات جو اس نے وہاں بیٹھے بیٹھے محسوس کی تھی وہ یہ کہ ہر عورت خود کو ڈھانپ کہ اور انتہائی سادہ حلیئے میں وہاں آتی' کچھ کہ تو پاوں میں چپل بھی ٹوٹے ہوئے ہوتے تھے۔۔۔

گاؤں کے بچے اسکی لمبی گاڑی کے گرد جمع ہو جاتے اور حسرت سے اسکی گاڑی کو دیکھتے'' کبھی کسی نے گاڑی کو چھونے کی جسارت نہیں کی تھی۔۔۔

ستارہ نے ایک ارادے کے تحت ڈرائیور کو کچھ ہدایات دے کر ساتھ لایا اور گاڑی کو بستی سے کچھ دور ہی روک کر وہ پیدل گاؤں میں داخل ہوئی' اسکے پاؤں دھول مٹی سے اٹک گئے اور کوبر کی ناگوار بو اسکے نتھنوں کو جلانے لگی' کہاں وہ ستارہ کہ جس کے لئے لوگ اپنی پلکیں فرش راہ کرتے اسے سر آنکھوں پہ بیٹھاتے' اسکے ناز نخرے اٹھانے میں فخر محسوس کرتے' وہ آج ایک عجیب ہی لے میں بہہ رہی تھی'' کسی کی ایک چھللک دیکھنے کے لیئے وہ دھول مٹی ہو رہی تھی' کسی کی آواز سننے کو اس کے کان یوں بیتاب تھے جیسے اگر اس نے وہ آواز نہ سنی تو اس کے کان سننے کی صلاحیت سے محروم ہو جائیں گے'' آنکھ نے اگر اس کے درشن نہ کئے تو بے کار ہو جائے گی۔۔

www.novelsclubb.com

دروازہ سامنے ہی تھا۔۔۔اس نے رک کہ ایک نظر خود پہ ڈالی۔۔۔کالی چادر میں سر سے پاؤں تک چھپا وہ وجود سر-در یا کھڑا تھا' ڈوبنے کو تیار۔۔۔

دروازہ دوسری دستک پہ کھلا۔۔۔اور اس نے کبیر شاہ کی چوکھٹ پار کرلی۔۔۔ایک لمحے کو اس کے پاؤں ڈگمگائے ضرور تھے مگر اس نے خود پہ قابو پالیا' اور دھیمے قدموں سے وہ اس کمرے کی جانب چل دی کہ جہاں سے وہ سکوں دیتی آواز جاری ہورہی تھی۔۔۔وہ ہوا کے دوش پہ سوار وہاں تک پہنچی اور کمرے میں داخل ہوکر اس نے ایک نظر دشمن ضاں پہ ڈالی۔۔۔

''میری نیندیں اڑا کر آپ کسقدر سکون سے بیٹھے ہیں شاہ جی'

'(اس نے دل ہی دل میں شکوہ کیا)

وہ عورتوں کے لیئے مخصوص کیئے گئے حصئے میں جا کر پردے سے ٹیک لگا کر کھڑی ہوگئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

'کبیر شاہ کہ چہرے پہ بلا کا سکون تھا' کسی کی بات پہ ان کے لبوں سے ہنسی جو خارج ہوئی تو ستارہ کو لگا کہ جیسے قوس قضا کے رنگ ہیں جو ہوا میں بکھر گئے ہیں'' اس کا دل بھی مسکرانے لگا تھا۔۔۔

وہاں گزارے وہ ٤٥ منٹ اسکی زندگی کے حسین ترین وقت میں شمار ہونے لگے۔۔۔ محفل برخاست ہوگئ تھی"سب چلے گئے'اور وہ تو جیسے اس دنیا میں تھی ہی نہیں'یک ٹک کبیر شاہ کو دیکھتی اس کی آنکیں خیرہ ہورہی تھیں۔۔۔کبیر شاہ اس کی نگاؤں کی حدت سے گھبرا کر اس کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔۔

"ایک تصویر اسکی آنکھوں میں ابھر آئی تھی'بلاشبہ ستارہ نے چہرے کو نقاب میں چھپا رکھا تھا'مگر اسکی بڑی بڑی آنکھیں کبیر نے پہچان لیں تھی۔۔۔اور وہ ایک سکینڈ کے ہزارویں حصئے میں کہانی کی تہہ تک پہنچ گیا تھا۔۔۔

کبیر کی آنکھوں نے ستارہ کی آنکھوں میں وہ سب پڑھ لیا تھا کہ جس کا اعتراف ابھی تک ستارہ نے خود اپنی ذات سے بھی نہیں کیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

خوفزدہ ہو کر کبیر نے آنکھوں کو اس جھیل سے باہر نکالا اور چند لمحوں کے لیئے اپنی آنکھیں موندلی۔۔۔ایک شبیع اس کی آنکھوں میں بننے لگی'

سرخ وسیاہ لباس ‘کلائیاں چوڑیوں سے کھنکتی ہوئی ‘رنگ وبو میں سر سے پاؤں تک ڈوباوہ وجود ہر کسی کی توجہ کا مرکز بنا ہوا تھا۔۔۔اور ناپ بھی تو اسکا ‘ستارہ ‘تھا نہ۔۔۔۔ستارے کی طرح وہ چمک رہی تھی ‘

ذہن کے کسی گوشے آتی کبیر کی آپنی کی آواز کبیر کو جھنجھوڑ گئی۔۔۔

‘بے پردہ عورت خدا کے نزدیک کوئی عزت نہیں رکھتی ‘

اسکی سوچوں کا پندار ایک چھناک سے ٹوٹا اور دور تک پھیلتا چلا گیا۔۔۔

اس نے آنکھوں کو تیزی سے کھولا ‘اور اپنی جگہ پہ اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔پھر اپنی آستینیں الٹ کر کمرے سے باہر نکل گیا اور وضو میں مشغول ہو گیا۔۔۔

ستارہ نے اسکی بے زاری کو بری طرح محسوس کیا تھا ‘وہ جس جوش سے وہاں آئی تھی وہ یک دم ہی ٹھنڈا ہو گیا ‘اسے پتا نہیں کیوں ایک امید سی تھی کہ جب کبیر شاہ

اسے باپردہ دیکھیں گے توخوش ہو جائیں گے۔۔۔ مگر اسے سخت مایوسی کا سامنا کرنا

پڑا۔۔۔

شکستہ دل لیئے وہ وہاں سے نکال آئی۔۔۔

اسکے لبوں پہ ایک ہی شعر رہ رہ کر مچلنے لگا۔۔

"نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہیں لیکن

بڑے بے آبرو ہو کر تیرے کوچے سے ہم نکلے"

اگلے کئی دن وہ وہاں نہیں گئی' سیڑھیوں سے پھسل کر گرنے کی وجہ سے اسکے

پاوں میں موچ آگئی تھی اور اسے مکمل بیڈ رسٹ کا حکم مل چکا تھا

www.novelsclubb.com

اندرون و بیرون شہر کوئی بھی ایسا بندہ نہیں تھا کہ جو اس کے نام سے واقف ہو اور

اسے پوچھنے نہ آیا ہو۔۔ ہر وقت اس کے گھر اس کے چاہنے والوں کا تانتا بندھا

رہتا۔۔۔

اسے اب چڑ ہونے لگی تھی،لوگوں سے،ان کی گندی اور لالچی نظروں سے‘‘

اس نے گڈی باجی کو بارہا کہا بھی کہ وہ اب کسی سے نہیں ملنا چاہتی، مگر گڈی باجی باضد رہی اور ستارہ اپنے چہرے پہ نقلی کی مسکراہٹ سجائے سب کو خوشآمدید کہتی رہی‘‘

اسکا پاؤں تھوڑا بہتر ہوا تھا،اور اسے ہلکہ پھلکی واک کرنے کا مشورہ دیا تھا ڈاکٹر نے۔۔۔

ملا کی دوڑ مسجد تک کی عملی تصویر بنی وہ آج پھر اس دروازے پہ تھی۔۔۔

دروازہ کھلا اور وہ اندر جا پہنچی۔۔

اسکی چال میں آج وہ بات نہیں تھی، وہ اسکی ہرنی جیسی چال کہ جو ٦ انچ کی ہیل میں بھی کبھی نہیں ڈگمگائی وہ آج لڑکھڑانے لگی،قریب اسکے کہ وہ صحن کے بیچوں بیچ گر جاتی اسے کسی کے ہاتھ نے سہارہ دے کر گرنے سے بچالیا،

"دھیان نال میری دھی۔۔۔تو تے ایڈھی جوان ہو کے ڈھے رہی اے ے
'تیرے نالوں تے اسی بڈھے ہی چنگے ہاں۔۔۔۔"

ایک بزرگ عورت اسے سہارا دے رہی تھی ساتھ مسکرا کر اس سے مخاطب بھی تھی۔۔۔۔

ستارہ کو بے تحاشا ان پہ پیار آیا'اور اس نے بڑھ کر ان بزرگ خاتون کو گلے لگا لیا'

"اماں آپ جیسی خالص غذا ہمارے نصیب میں کہاں ہے' یہ اوٹ پٹانگ کھانے کھا کھا کر تو یہی حال ہونا ہے ہمارا۔۔۔"(ستارہ نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا'جب کہ موچ کی وجہ سے جو درد اٹھا تھا وہ اس کے چہرے پہ عیاں تھا' یہ ستارہ کی ۲۸ سالہ زندگی کا پہلا چانس تھا کہ اس نے اپنا درد کسی پہ ظاہر نہیں کیا اور اسے چھپا لیا)

اماں اسے سہارہ دیے بڑے کمرے میں لارہی تھیں' اسے کمرے میں یوں داخل ہوتا دیکھ کر کبیر شاہ نے اپنا واعظ روک دیا؛ وہ اسے باغور دیکھ رہا تھا' وہ لنگڑا کر چلتی ہوئی پردے کی اوٹ میں جا کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

''دھی بہہ جاتو'' ٹھر میں تیرے لئے کرسی منگوا دیتی ہوں۔۔۔۔؛

:(اماں بہت ملنسار تھیں)

''نہیں نہیں اماں' میں ٹھیک ہوں' ویسے بھی میں شاہ جی کے در پہ بیٹھنے کی گستاخی کبھی نہیں کرسکتی' میں بس کھڑی رہوں گی۔۔

(کہ جب تک میری منت پوری نہیں ہو جاتی)''

مگر یہ آخری بات اس نے دل میں ادا کی اور ایک جاندار سی مسکراہٹ اماں کی جانب اچھال کر پردے سے چپکی کھڑی رہی۔۔۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ستارہ کا معمول بن چکا تھا وہ بلاناغہ وہاں آتی۔۔۔ہر دن اسکی زندگی مزید نکھرتی جا رہی تھی، وہ جتنی دیر چادر میں رہتی، اسے لگتا کہ وہ ایک مضبوط حصار میں ہے۔۔۔ اسکی روح کے زخم چھپ گئے ہیں۔۔۔

کبیر نے آنکھیں بند کی۔۔۔اس نے کتنی آسانی سے کہہ دیا تھا کہ وہ نہیں جانتا اس عورت کو، جب کہ وہ اس سیارہ زمین پہ شاید وہ پہلا اور آخری مرد تھا کہ جو یہ دعوی کر سکتا تھا کہ ہاں میں ستارہ کو جانتا ہوں،

۔۔۔۔اس کے کانوں نے پھر ایک دھیمی سی بازگشت سنی۔۔۔"شاہ جی"

اور وہ آنکھیں جن میں ہزاروں بھنور تھے اور ہر بھنور میں وہ خود کو ڈوبتا ہوا محسوس کر رہا تھا۔۔۔

اس نے سر جھٹکا۔۔۔

نہیں۔۔۔۔!!!

میں نہیں جانتا اسے۔۔۔نہ ہی میں جاننا چاہتا ہوں۔۔

میں نے تو اپنا دل بہت پہلے ہی مار دیا تھا۔۔۔یہ اب دوبارہ نہیں ہو سکتا۔۔۔

نہیں کبیر شاہ۔۔۔اپنی لگامیں روک۔۔۔(

آس نے خود کو سرزنش کی)

اپنے چوڑے شانوں پہ کالی شادر کی بکل مارے وہ دری پہ بیٹھا تھا جب بابا فضل ہانپتے کانپتے کمرے میں داخل ہوئے۔۔۔

شاہ جی۔۔۔شاہ جی باہر آئیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا بابا؟؟؟سب خیر تے ہے نا؟؟؟

(وہ متوحش ہوا)

بابا کا سانس اس قدر پھولا ہوا تھا کہ وہ بمشکل بات کر رہے تھے۔۔۔۔

سائیں جی۔۔۔

اووجی۔۔۔اووخون ’’کڑی کو گولی مار کے سوٹ گئے اوو غنڈے۔۔۔۔

(بابانے اٹک اٹک کے بات مکمل کی)

کبیر ایک سکینڈ کے ہزارویں حصئے میں اٹھا کھڑا ہوا اور دروازے کی جانب دوڑ لگا دی۔

کبیر کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ ایسا بھی کچھ ہو سکتا ہے‘ وہ ایک لمحہ ضائع کئے بغیر باہر پہنچا تھا‘

اس کے دروازے کے عین سامنے خاک وخون میں آلودہ وہ آسمانی ستارہ آج زمین کو رونق بخش رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

لوگوں کا ایک جم غفیر وہاں موجود تھا‘ اور ہر ہاتھ کف افسوس مل رہا تھا۔۔

کبیر نے پاس جا کر دیکھا، آنکھوں کو کھول کہ اندر جھانکا" وہ کسی امید کے تحت اس کی نبض ٹٹول رہا تھا۔۔۔

کبیر کی اپنی نبضیں ڈوب رہی تھیں۔۔اس کا دل کسی انجانے خدشے سے وحشت زدہ ہونے لگا۔۔۔

ستارہ کی نبض ابھی چل رہی تھی، کبیر کو کچھ حوصلہ ہوا۔۔ مگر خون اسقدر بہہ رہا تھا کہ چلتی نبض کسی بھی وقت رک سکتی تھی۔۔

گاؤں میں طبّی سہولیات نہ ہونے کے برابر تھیں، اسے شہر لانے میں وقت لگ گیا،

آپریشن تھیٹر کے باہر کھڑا کبیر شاہ ایک ایسی عورت کی زندگی کے لیئے دعا گو تھا کہ جس سے اسکا انسانیت کے علاوہ کوئی رشتہ نہ تھا، لیکن اسکا دل اسے کسی اور طرف لے کے جا رہا تھا آج۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ عورت صرف میری وجہ سے آج اس حال میں ہے' میرے خدا مجھے معاف فرما دے۔۔۔ یاخدا بحق اپنے حبیب کے اسے زندگی عطا فرما۔۔۔۔

کبیر کا روم روم دعا بنا ہوا تھا۔۔۔۔۔

مریض کی حالت بہت خراب ہے' اس کے لیئے جلدی سے یہ دوا اور خوئن کا انتظام کریں ورنہ مشکل ہو جائے گی(

نرس نے آکر ایک چیٹ کبیر کے ہاتھ میں تھمائی)

وہ میڈیکل سٹور پہ پہنچا اور دوا خریدی' دوا لے کہ واپس آیا تو اسے خون کو خیال آیا۔۔۔

"اتنی رات ہو رہی ہے' اس وقت خون کا بندوبست کہاں سے کروں' یا خدا مدد۔۔۔۔۔"

نرس کو دوا تھما کر اس نے خون کا گروپ پوچھا۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"پیشنٹ کا بلڈ گروپ 'بی پوزیٹو' ہے۔۔۔آپ پلیز جلدی سے بلڈ ارینج کریں۔۔۔۔

'بی پوزیٹو' ۔۔۔۔کبیر نے زیر لب دہرایا۔۔۔۔

ایکسکیوزمی نرس۔۔۔۔۔!!!

(کبیر نرس کے پیچھے بھاگا)

یس۔۔۔!!

(نرس پلٹی)

نرس وہ بلڈ ارینج ہو گیا ہے۔۔۔۔۔!!

www.novelsclubb.com

واٹ؟؟!اتنی جلدی؟؟

(نرس حیران ہوئی)

جی۔۔۔خدا کی ذات مسبب الاسباب ہے میڈم۔۔۔۔وہ کبھی کسی کو تنہا نہیں چھوڑتا۔۔۔۔

(کبیر کی آنکھوں میں شکرانے کے آنسو اتر آئے)

نرس۔۔۔میرا گروپ بی پوزیٹو ہے۔۔۔آپ جتنا چاہیں نکال لیں لیکن اسے بچا لیں، پلیز۔۔۔۔

(کبیر ایک ہی سانس میں بولتا گیا)

اوو گڈ۔۔۔یہ تو بہت اچھا ہو گیا۔۔۔آپ آئیں میرے ساتھ۔۔۔

(نرس اسے لیئے ایک کمرے میں آ گئی' اور اسکا بلڈ ٹیسٹ کرنے لگی)

www.novelsclubb.com

"پیشنٹ آپکی وائف ہیں یا سسٹر؟؟؟)

نرس نے خون کا نمونہ لیتے ہوئے سوال کیا)

کبیر یک ٹک نرس کا منہ دیکھنے لگا۔۔۔اس سوال کا جواب تو اس کے پاس نہ تھا، اور نہ ہی معلوم تھا۔۔۔۔

اس نے کوئی جواب نہ دیا،

نرس نے خود سے ہی جواب آخذ کر لیا۔۔۔

''دیکھیں آپکی وائف کی حالت نازک ہے، آپ گھر سے کسی کو بلوا لیں، پھر میں اپکو آپریشن روم میں لے جاؤں گی، ہم مزید وقت ویسٹ نہیں کر سکتے، ڈائریکٹ ہی بلڈ لگا دیں گے، سو باہر کوئی موجود ہو ناضروری ہے جو دوا وغیرہ لا سکے''

کبیر کے چہرے پہ ہوائیاں اڑنے لگیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

نرس۔۔۔۔!!

ہمارا کوئی نہیں ہے، خدا کے سوا'')

کبیر کو خود خبر نہیں تھی کہ اس نے جمع کا صیغہ کیوں استمال کیا ہے)

"اوو سیڈ۔۔۔ چلیں آپ آئیں میرے ساتھ۔۔۔

(نرس کو اب واقعی اس سے ہمدردی ہونے لگی تھی)

آگے پیچھے وہ دونوں آپریشن روم میں داخل ہوئے'ڈاکٹرز منہ پہ ماسک چڑھائے ایک وجود پہ جھکے ہوئے تھے'ہر طرف خوٗن کی بو پھیلی ہوئی تھی'عجیب ہولناک موحول تھا۔۔۔

اسے بھی ماسک چڑھا کر بیڈ پہ لٹادیا گیا'اسکا بیڈ ستارہ ک بیڈ کے قریب ہی تھا'اسکے بائیں بازو سے خون نکل نکل کر ایک باریک سی نالی کے ذریعے ستارہ کے بے جان وجود میں دوڑنے لگا۔۔۔۔

ستارہ کو چار گولیاں لگی تھی'بائیں ٹانگ میں دو'ایک گولی پیٹ میں اور ایک سیدھے کندھے پہ۔۔۔۔

تین گولیاں نکال لی گئی تھیں۔۔۔۔

پیٹ کی گولی کا نکالنا مشکل تھا' ڈاکٹرز اپنی پوری کوشش کر رہے تھے۔۔۔ایک کوشش کبیر بھی کر رہا تھا۔۔۔

بیڈ پہ لیٹے' آنکھیں موندے وہ خدا کے حضور پیش تھا۔۔۔آنسو تھے کہ اس کی آنکھوں کی باڑ توڑ توڑ کر باہر گر رہے تھے'

ایک کوشش خدا بھی تو کر رہا تھا۔۔۔لیکن خدا کی ذات تو کوششوں سے مبرا ہے' وہ تو جب چاہتا ہے کہ کچھ ہو جائے تو وہ صرف 'کن' کہتا ہے اور وہ چیز ہو جاتی ہے۔۔۔

لیکن خدا کسی کے دل میں زبردستی تو محبت نہیں ڈال سکتا نہ' وہ تو اپنے محبوب بندوں کی محبت دوسروں کے دل میں قطرہ قطرہ کر کہ اتارتا ہے۔۔۔تاکہ وہ دلوں میں جذب ہو سکے اور دلوں کی سرزمین کو سرشار کر دے۔۔اور پھر ایسی زمین سے جو پھول بوٹے اگیں وہ اپنی خوشبو سے ہر طرف بہار کر دیں۔۔ہر چیز کو خدا کی محبت سے مہکا دیں۔۔۔

جب کبیر کی آنکھ کھلی اس وقت فجر کی آذان ہو رہی تھی"

اس نے اپنی بائیں جانب دیکھا""اسکی بازو سے خون کی ترسیل بند ہو چکی تھی۔۔۔

بے تحاشا مشینوں میں گھری ایک نازک سی لڑکی اپنی زندگی کی بازی لڑتے لڑتے

اب آنکھیں موندے بیڈ پہ بے سود پڑی تھی۔۔۔آکسیجن ماسک میں سانس لیتی وہ

شاید ابھی تک تھکی نہیں تھی۔۔۔

کبیر باہر آچکا تھا'اس نے فجر کی نماز ادا کی اور ساتھ کی شکرانے کے نوافل بھی۔۔۔

پھر ہسپتال کے کاونٹر پہ آکہ اس نے اپنے گاؤں کے واحد پی سی او پہ فون ملایا۔۔۔

"منشی چاچا میں کبیر بات کر رہا ہوں'

www.novelsclubb.com

جی جی شکر ہے خدا کا"""

آپ میرے گھر پیغام بھجوادیں بابا فضل کو۔۔۔اور ان سے کہیں کہ جو پیسے میرے ان کے پاس امانتاً پڑے ہیں وہ بھی ساتھ لے آئے یہاں۔۔۔آپ ہسپتال کا پتا لکھ لیں منشی چاچا۔۔"

ہدایات دے کر کبیر نے فون بند کر دیا۔۔۔

بابا فضل کے پاس اس کے دو لاکھ تیس ہزار روپے پڑے تھے کہ جو اس نے اپنی کچھ زمین بیچ کر جمع کر رکھے تھے حج پہ جانے کے لئے۔۔۔آج ان کے استعمال کا وقت آگیا تھا۔۔۔ہسپتال کے بل اور دواؤں کا خرچہ ادا کرنے کے لیئے اس نے وہ پیسے منگوا لیئے تھے اس دعا کے ساتھ کہ زندگی رہی تھی حج پہ بھی چلا جاؤں گا۔۔۔

شام کے چار بج چکے تھے۔۔۔ستارہ ابھی تک بے ہوش تھی۔۔۔بابا فضل اسے پیسے دے کر گاؤں رخصت ہو گیا۔۔۔

وہ ہسپتال کے باہر بنے چائے کے ڈھابے پہ پہنچا' اور چائے پینے بیٹھ گیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس کے سامنے میز پہ اخبار پڑھا تھا' اس نے اخبار اٹھالیا اور چائے کی چسکیاں لیتے لیتے اخبار پڑھنے لگا۔۔۔

ستارہ کو ملک تصور نے گڈی کے پاس لایا تھا اور اسکی ساری حقیقت اسے بتادی تھی' گڈی باجی نے تو اپنی آنکھیں یوں پھیری تھیں کہ جیسے وہ کچھ جانتی ہی نہ ہوں' جب کہ ستارہ انہیں بارہا بتا چکی تھی کہ وہ آئندہ جسم فروشی نہیں کرے گی۔۔

گڈی باجی نے خود کو محفوظ رکھنے کے لیئے سارا الزام ستارہ پہ لگا دیا تھا۔۔ ملک تصور نے گڈی کو بہت دھمکایا اور پھر زبردستی ستارہ کو اپنے ساتھ لے گیا' گڈی نے رتی برابر بھی مذاحمت نہ کی۔۔۔ ستارہ کو ایک ایک بات یاد آرہی تھی کہ کیسے اس نے خود کو بیچ بیچ کر گڈی کی بیٹی سیم کو انگلینڈ میں تعلیم دلوائی۔۔ اور اسے اس ماحول

سے صرف اس لیئے دور رکھا کہ اگر مجھے کسی نے نہیں بچایا تو میں کسی کو ضرور بچا سکتی ہوں۔۔۔

سیم کو تو اس نے آج تک نہیں بتایا تھا کہ وہ کام کیا کرتی ہے۔۔۔

ملک تصور اسے اپنے ڈیرے پہ لے آیا اور اسکی خوب بے عزتی کی' گالم گلوچ اور پتا نہیں کیا کیا۔۔۔

مگر ستارہ کی زبان خاموش تھی۔۔

ملک نے اسے گولیاں اس لیئے ماردی کہ اگر تو میرے کسی کام نہیں آئی تو تو اس مولوی کے کام بھی نہیں ائے گی۔۔۔۔

اور پھر اسے کبیر کے دروازے پہ پھینکوادیا۔۔۔

ایک ایک منظر ستارہ کی آنکھوں میں گھومنے لگا۔۔۔اس نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھولی۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ ہسپتال کے بیڈ پہ تھی۔۔۔قریب ہی ایک ڈاکٹر اور نرس کھڑے کچھ باتیں کر رہئے تھے۔۔۔ڈاکٹر نے اسے دیکھا۔۔۔۔

"تھینک گاڈ آپکو ہوش آگیا مسز شاہ۔۔۔

"(ڈاکٹر نے ایک سمائل اس کی جانب اچھالی۔۔۔اور نرس سے مخاطب ہوا۔۔۔
(

نرس آپ انجکشن دینے سے پہلے ان کے ہسبینڈ کو بلوالیں۔۔۔وہ کافی پریشان تھے رات سے۔۔۔"

ستارہ کی سمجھ سے باہر تھیں یہ باتیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

ادھر کبیر نے اخبار میں ایک عجیب ہی خبر پڑھی۔۔

شہر کی معروف رقصا اور محفلوں کی زینت ستارہ کل رات نامعلوم افرار کی فائرنگ سے ہلاک۔۔پولیس نے ایف ائی آر درج کرکے ملزموں کی تلاش شروع کر

دی۔۔شہر کی معروف سماجی وسیاسی کااظہار افسوس،ملزمان کو جلد کیفر کردار تک پہنچانے کی ہدایت شخصیات کااظہار افسوس،ملزماں کو جلد کیفر کردار تک پہنچانے کی ہدایت،،،

،،،(ساتھ ستارہ کی ایک نہایت شوخ وشریر تصویر بھی لگی ہوئی تھی،کبیر کوایک لمحہ لگاتھاساری کہانی کی تہہ تک پہنچنے میں)

کبیر کولگاکہ اس کے پیروں کے نیچے سے کسی نے زمین کونوچ لیاہے،اوراس کے سرپرسے آسمان چھین لیاگیاہے۔۔اسکی آنکوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔۔

کبیر کی آنکھوں کے سامنے اندھیرہ چھاگیااوراندھیرے کی سیاہی اتنی بڑھ گئی کہ اسے کچھ سجھائی نہ دیا۔۔اس نےاپنی آنکھوں کوبند کیااور پھراپنے دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھوں کور گرڈالا،پھر وہ تصویر دیکھی۔۔۔

وہ بلاشبہ ستارہ ہی تھی۔۔۔

وہی شہد رنگ آنکھیں ""اور بائیں آنکھ کے کنارے پہ واضح تل جو کہ اس کے حسن کو دوچند کر دیتا تھا۔۔۔

کبیر کے دماغ میں جھکڑ چلنے لگے۔۔۔

'تو یہ حقیقت ہے تمہاری مس ستارہ۔۔۔!!!(اس نے خود کلامی کی)

""تو وہ سب جھوٹ تھا جو تم نے مجھے دکھایا"" کیوں۔۔آخر کیوں ستارہ؟؟؟

میں تو پہلے ہی اپنا سب کچھ ہار چکا تھا پھر تم نے مجھے ہی کیوں چنا اتنی بڑی آزمائش کے لیئے۔۔۔۔

ستارہ تم نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا۔۔۔تم نے ایک بار پھر مجھے دوراہے پہ لا کھڑا کیا ہے۔۔جو لاکھوں دلوں کی دھڑکن ہو وہ میرے دل میں کیسے آسکتی ہے۔۔۔پھر تم نے مجھے ہی کیوں چنا ستارہ۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں تم سے حساب ضرور لوں گا۔۔۔ تمہیں جواب دینا ہوگا۔۔ میرے ایک ایک سوال کا جواب تم دو گی مجھے۔۔۔

(وہ اپنے حواسوں میں نہیں تھا' اخبار کو ساتھ لیئے وہ اندھا دھند ہسپتال کی طرف بھاگا)

آئی سی یو کے باہر نرسیں اور ڈاکٹر کھڑے کچھ فائلز ہاتھ میں پکڑے باتوں میں مصروف تھے۔۔۔۔

ان میں سے ایک نرس نے کبیر کو دیکھ لیا' اور اسے اشارے سے پاس بلایا۔۔۔

اب کبیر بھی اس گروہ میں موجود تھا۔۔۔

"مسٹر شاہ۔۔۔!!!"

(سرجن ڈاکٹر ہاشم خان نے اسے مخاطب کیا)

www.novelsclubb.com

آپ کے لیے ایک اچھی خبر ہے اور ایک بری خبر ہے ہمارے پاس۔۔۔آپکی وائف کے حوالے سے"

دیکھیں آپکو میری بات بہت حوصلے اور تحمل سے سننی ہو گی۔۔۔

(کبیر کا عضو عضو کان بن گیا' اس کی سماعت اسکے کانوں میں دھڑکنے لگی)

گڈ نیوز تو یہی ہے کی آپکی وائف کو ہوش آگیا ہے' اور وہ ماشاللہ بلکل ٹھیک ہیں' جسمانی طور پر"

آپ سمجھ رہے ہیں نہ میں کیا کہہ رہا ہوں؟؟؟

جی ڈاکٹر صاحب آپ بولیں میں سن ہا ہوں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

(کبیر نے بمشکل کہا)

"خدا نے تمہاری بیوی کو نئی زندگی عنایت کی ہے' ہم جتنی کوشش کر سکتے تھے ہم نے کی۔۔وہ جسمانی طور پر ٹھیک ہے اور کچھ دنوں تک وہ خدا کے فضل سے چلنے

پھرنے لگیں گی۔۔ لیکن۔۔۔۔!!!(سرجن رکا،اور کبیر کی جانب دیکھا" پھر آنکھیں چرا لی)

"لیکن کیا سر؟؟؟"

"مجھے نہایت افسوس سے آپکو یہ بتانا پڑ رہا ہے کہ آپکی وائف کی ذہنی حالت اب پہلے جیسی نہیں ہے۔۔۔انکے ٹیسٹ ٹھیک نہیں آئے،انہیں شدید ذہنی صدمہ ہوا ہے جس کی وجہ سے اسکی یاداشت متاثر ہونے کے ساتھ ساتھ سوچنے سمجھنے کی قوت بھی متاثر ہوئی ہے۔۔۔۔

آپکو انکی بہت کیئر کرنی ہو گی۔۔۔انہیں ریکور ہونے میں ایک دن بھی لگ سکتا ہے اور ایک سال بھی۔۔۔۔آپکو بہت صبر سے کام لینا ہو گا۔۔۔۔"

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ڈاکٹر؟؟؟؟

www.novelsclubb.com

(کوئی بم تھا کہ جو کبیر کے سر پہ پھاڑا گیا تھا۔۔وہ تو کیا سوچ کہ آیا تھا اور آگے کیا ماجرا ہو گیا۔۔۔)

ڈاکٹر نے اس کے کندھے کو تھپکا۔۔۔۔

"میں آپکے جذبات کو سمجھ سکتا ہوں۔۔۔ دیکھیں آپ کو اپنی وائف کی کیئر کرنی ہو گی، وہ انشاآللہ ٹھیک ہو جائیں گی۔۔۔ باقی ہم سب ہیں یہاں پہ آپکی مدد کرنے کے لیئے۔۔پہلے یہ اس بیماری سے ریکور کر لیں پھر آپ کسی دماغی ڈاکٹر سے رابطہ کر لیں، وہ آپکی زیادہ بہتر مدد کر دیں گے"

آپ چاہیں تو ان سے مل سکتے ہیں اب، بٹ جسٹ فورٹین منٹس"

(ڈاکٹر نے ایک ہمدردانہ مسکراہٹ اسکی جانب اچھالی اور لمبی راہداری عبور کر کے پتا نہیں کس سمت گم ہو گیا" باقی نرسیں اور جونیئر ڈاکٹر بھی اپنی اپنی سمتوں میں نکل گئے)

اسے لگا کہ شائید اس کے لیئے کہیں کوئی جائے پناہ نہیں ہے۔۔

آئی سی یو کے دروازے پہ لگے شیشے سے اس نے اندر جھانکا۔۔۔

'وہ' بستر پہ لیٹی ہوئی تھی اور اسکی آنکھیں خلا میں کسی نادیدہ نقطے پہ مرکوز تھیں۔۔۔

شہد رنگ آنکھیں آج بہت بجھی بجھی سی لگ رہی تھیں' اس کے منہ پہ نیل اور خراشوں کے نشان اب واضح ہو رہے تھے۔۔ شائد اسے تشدد کا نشانہ بھی بنایا گیا تھا۔۔۔

اسکے ماتھے پہ بھی گہری چوٹ کا نشان تھا۔۔۔

کبیر نے اندر جانے کے لیئے دروازہ کھولا۔۔ مگر اسکی ہمت نہ ہوئی اور وہ واپس باہر آگیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

--

رات کا نجانے کون سا پہر تھا، وہ آئی سی یو کے باہر بنے بنچ پہ لیٹا ہوا اونگھ رہا تھا، موسم میں خنکی بڑھ گئی تھی۔۔اس نے اپنی شال کو اپنے کندھوں پہ لپیٹ لیا اور آنکھیں موندلیں۔۔۔۔

ڈیوٹی پہ مامور نرسیں بھی اند کہیں دبکی بیٹھی تھیں۔۔۔۔پوری گیلری سنسان تھی۔۔۔۔

کبیر کی آنکھ لگ گئی تھی، سارے دن کی خواری اور پھر ذہنی ٹینشنز۔۔۔وہ جلد ہی نیند کی آغوش میں چلا گیا۔۔۔

اسکی میٹھی نیند میں پہلا کنکر ایک نسوانی آواز نے پھینکا۔۔۔وہ آواز تھی کہ کوئی بھیانک چیخ۔۔۔

www.novelsclubb.com

کبیر نے پہلو بدلا۔۔۔۔وہ ہسپتال میں تھا، اور ہسپتال میں رونے پیٹنے اور چیخنے کی آوازیں بہت کامن ہوتی ہیں یہی سوچ کہ اس نے آنکھیں پھر بند کرلی۔۔۔۔

آواز دوبارہ آئی تھی۔۔۔اور پہلے سے بھی زیادہ دردناک۔۔۔

کبیر اٹھ بیٹھا۔۔۔

گیلری میں کوئی نہ تھا۔۔۔

اس کی چھٹی حس نے اسے ہوشیار کیا۔۔وہ ایک جھٹکے سے اٹھا اور کمرے کی جانب بھاگا۔۔۔۔

بلاشبہ وہ چیخ ستارہ کی تھی۔۔۔۔

کبیر نے دروازے سے دیکھا۔۔۔

'اسکی آنکھیں بند تھیں'' اور سانس بہت تیزی سے چل رہی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ دروازے سے اندر داخل ہوا اور بیڈ کے قریب پہنچا۔۔۔۔

نہیں مارو مجھے۔۔

خدا کے لیئے مجھے نہ مارو۔۔۔

(یہ ستارہ کس سے مخاطب تھی، کبیر دم سادھے کھڑا اسے دیکھتا رہ گیا)

باجی۔۔۔

مجھے بچا لو نہ۔۔۔

باجی میں تو تمہاری بیٹی جیسی ہوں۔۔۔۔ گڈی باجی۔۔۔۔ تمہیں خدا کا واسطہ۔۔۔۔

(ستارہ اپنا سر تکیے کے اوپر یوں پٹخ رہی تھی جیسے مچھلی کو پانی سے نکال دوں تو وہ اپنا سر زمین پہ مارتی ہے)

کبیر سے برداشت نہ ہوا۔۔۔

اس نے ستارا کے ماتھے پہ ہاتھ رکھ کہ دباؤ ڈالا اور اسے آواز دینے کی کوشش کی۔۔۔۔

،،مس آنکھیں کھولیں آپ۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہاں کوئی نہیں ہے مس۔۔۔۔آپکو کوئی نہیں مار رہا۔۔

مس ستارہ۔۔آنکھیں کھولیں پلیز۔۔۔۔ہوش کریں آپ۔۔۔۔

''''''

ستارہ پہ مطلق کوئی اثر نہ ہوا۔۔۔

وہ پنا سر اسی طرح تکیے پہ پٹختی رہی۔۔۔

کبیر کو واقعی تشویش نے گھیر لیا تھا۔۔۔وہ باہر نکلا اور نرسوں کے کمرے کی طرف بھاگا۔۔۔

نرس اس کے ساتھ آئی تھی اور اس نے آکہ ستارہ کو انجکشن لگایا تھا، تھوڑی دیر بعد وہ پھر گنودگی میں چلی گئی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہسپتال کی سنسان راہداری میں بیٹھا کبیر شاہ دیوار سے ٹیک لگائے، آنکھیں موندے۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یاخدا یہ کیسا امتحان ہے۔۔

زندگی ایک بار پھر مجھے آزما رہی ہے۔۔۔یاخدا مجھے راستہ دکھا۔۔اے میرے رب مجھے ہمت دے کہ میں تیری اس آزمائش میں پورا اتر سکوں۔۔"

وہ ہاتھ میں پھلوں کا شاپر پکڑے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔ستارہ بستر پہ بیٹھی ہوئی تھی'

"کیسی ہیں آپ؟؟

کبیر نے نگاہیں جھکا کے پوچھا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

ستارہ نے ایک نظر اس پہ ڈالی۔۔۔مگر جواب نہیں دیا۔۔۔

ڈاکٹر کہہ رہے ہیں کہ اب آپ کو چلنے کی کوشش کرنی چاہیے'تاکہ آپ جلد از جلد ٹھیک ہو کر اپنے گھر جا سکیں۔۔۔۔'

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

میں نرس کو کہتا ہوں وہ آپکی مدد کر دے گی واک کرنے میں۔۔اور اگر آپکو آپ کے گھر کا پتہ یا فون نمبر یاد ہو تو وہ مجھے دے دیں' مجھے آپکے گھر پہ اطلاع کرنی ہے کہ آپ یہاں ہیں۔۔"

(کبیر نے اس دوران ایک سیب بھی کاٹ لیا تھا اور وہ پلیٹ میں رکھے ستارہ کی طرف موڑا)

ستارہ ابھی تک اسی حالت میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔یوں لگتا تھا کہ اس نے کوئی بات سنی ہی نہیں ہے۔۔۔

کبیر اس کے قریب آگیا۔۔۔

مس ستارہ۔۔۔!!!

www.novelsclubb.com

آپ سن رہی ہیں میں آپ سے کیا کہہ رہا ہوں؟؟؟

ستارہ نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

اسکی نگاہ میں کچھ تھا، کبیر کو اسکی سرد نظروں سے خوف محسوس ہوا۔۔۔۔

میرا گھر۔۔۔۔۔

کہاں ہے میرا گھر؟؟؟

مجھے نہیں جانا اپنے گھر۔۔۔

میرا نہیں ہے کوئی وہاں۔۔۔۔

مر گئی میں سب کے لیئے۔۔۔میں اور نہیں بک سکتی۔۔۔

(اسے پھر دورہ پڑا تھا۔۔۔شاہ جی تو گھبرا ہی گئے تھے)

مجھے نہیں رہنا یہاں۔۔۔وہ۔۔۔وہ لوگ مجھے پھر ماریں گے۔۔۔

مجھے جانے دوں یہاں سے۔۔۔

(وہ دیوانہ وار چیختی اپنے بازو پہ لگی ڈرپ آتارنے لگی۔۔۔)

کبیر گھبرا کے نرس کو بلایا۔۔۔

بمشکل دو نرسوں نے اسے سنبھالا تھا اور نے ہوشی کا ٹیکہ لگا کہ اسے لیٹا دیا تھا۔۔۔

وہ

آنکھیں بند کئے بھی کچھ بڑبڑا رہی تھی۔۔۔

کبیر کو نئی پریشانی نے گھیر لیا تھا۔۔۔وہ اپنا سر پکڑے باہر نکل آیا۔۔۔۔

رات کو اس نے گھر فون کیا تھا اور وہاں سے کسی قابل بھروسہ عورت کو بلا یا تھا مدد کے لیئے۔۔۔۔

فون کر کے وہ واپس آیا۔۔۔رات گہری ہو رہی تھی۔۔۔

اس نے کمرے میں دیکھا ستارہ گہری نیند سو رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ باہر آگیا۔۔۔

اور بینچ پہ آ کے لیٹ گیا۔۔۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ سو چکا تھا۔۔۔۔

خلاف معمول صبح اسکی آنکھ دیر سے کھلی۔۔۔ صبح کے سات بج رہے تھے۔۔۔

اس نے اٹھ کے منہ وغیرہ دھویا اور ستارہ کے لئے ناشتا لینے چلا گیا۔۔۔

جب وہ واپس آیا اس وقت آٹھ بج رہے تھے۔۔۔

وہ کمرے میں داخل ہوا۔۔۔ہاتھ میں ناشتے کا شاپر پکڑے۔۔۔

کبیر کا دل کسی نے مٹھی میں لے لیا۔۔۔

ستارہ کا بستر خالی تھا۔۔

وہ کمرے میں نہیں تھی۔۔۔۔

کبیر کو محسوس ہوا کہ اسکے سر پہ آسمان پھٹ گیا۔۔

کبیر نے اپنی ہمتوں کو یکجا کیا اور کمرے سے ملحقہ باتھ روم میں دیکھا۔۔۔وہ بھی خالی تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

ستارہ کی جسمانی حالت کوئی خاص بہتر نہیں تھی،ابھی وہ ٹھیک سے چل نہیں سکتی تھی،اور زخم بھی ابھی مندمل نہیں ہونے پائے تھے۔۔۔

"کہیں وہی غنڈے تو سائرہ کو نہیں لے گئے ساتھ"

(ایک سوچ کبیر کے دماغ میں بجلی کی طرح کڑکی۔۔۔اسے لگا کہ اسے دماغ کی رگ آنِ واحد میں پھٹ جائے گی۔۔۔)

"لیکن میں کیوں سوچ رہا ہوں اس کے بارے میں اتنا۔۔۔کیا رشتہ ہے میرا اس سے؟؟

اگر وہ چلی گئی ہے تو مجھے کیوں اتنی پریشانی ہو رہی ہے۔۔۔

اچھا ہوا جان چھوٹ گئی۔۔۔۔

ایسی عورتوں کا انجام ایسا ہی ہوتا ہے۔۔۔

(کبیر نے خود کلامی کرتے ہوئے غصے سے ہاتھ میں پکڑا ہوا شاپر زمین پہ پٹخ دیا)

پھر اپنے بالوں کو سختی سے پکڑ کر سے پکڑے زمین پہ ہی بیٹھ گیا۔۔۔دیوار سے ٹیک لگائے اسکی کیفیات اتنی عجیب تھیں کہ وہ خود نہ سمجھ سکا۔۔۔

www.novelsclubb.com

'یہ کیا ہو گیا ہے مجھے۔۔۔۔؟؟

یا خدا میری مدد فرمائے۔۔۔کس سے پوچھوں اسکا۔۔۔۔کہاں چلی گئی ہے وہ۔۔۔

کیوں لیتی ہے وہ میرے امتحان 'کس حق سے وہ آزما رہی ہے مجھے۔۔۔۔۔۔

کمرے کا دروازہ کھلا۔۔۔

کمرہ ایک دم چمک اٹھا تھا۔۔۔۔

وہ کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔دو نرسوں نے اسے پکڑ رکھا تھا۔۔۔

ایک نرس کے ہاتھ میں کچھ رپورٹس وغیرہ بھی تھیں۔۔۔

(کبیر نے اپنا ماتھا پیٹ لیا۔۔۔۔اف خدا یہ خیال مجھے کیوں نہیں آیا۔۔۔یہ تو ہسپتال ہے 'اسے ایکسرے کے لیئے لے کے گئے ہوں گے۔۔۔)

ایک سکون کی لہر تھی جو اس کی رگ رگ میں سما گئی تھی ستارہ کو دیکھ کہ۔۔۔

ستارہ نے بھی اسے دیکھ لیا تھا۔۔۔

ستارہ کے چہرے پہ جاندار مسکراہٹ ابھر آئی۔۔۔

نرسیں اسے بیڈ پہ لیٹا کے چلی گئیں۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور دھیمے قدموں سے چل کے اس کے قریب آگیا۔۔۔

"کہاں گئی تھیں آپ؟؟؟؟

آپکو پتا ہے میں کتنا پریشان ہو گیا تھا۔۔۔ مجھے بتا کے بھی تو جاسکتی تھی نا۔۔۔ لیکن

آپکو کیا فرق پڑتا ہے میری پریشانی سے۔۔۔"

اب جب تک میں واپس نہ آجاؤں یہاں سے ہلنا بھی مت۔۔۔!!!

(ستارہ اس کا منہ دیکھے جارہی تھی، اور وہ خود اسے حکم دے کر کمرے سے باہر نکل

گیا)

www.novelsclubb.com

منہ پہ پانی کے چھینٹے مارتے ہوئے بھی اس کے کان غصے سے تمتما رہے تھے۔۔

اسے خود نہیں معلوم تھا کہ وہ کیوں اتنا ایموشنل ہو رہا ہے۔۔۔

جب وہ واپس کمرے میں آیا تو ستارہ ابھی تک اسی حالت میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔

اسے دیکھ کے کبیر کو بے ساختہ ہنسی آگئی' اس کا سارا غصہ ہوا ہو گیا۔۔

''مس آپ تو بڑی فرمابردار ہیں۔۔۔واہ''

اس نے باآوازِ بلند کہا۔۔۔۔

ستارہ نے کوئی جواب نہ دیا اور چپ چاپ لیٹ کہ آنکھیں بند کر لیں۔۔۔اس نے اپنی ناراضگی کا اظہار کیا تھا۔۔۔

کبیر سمجھ گیا۔۔۔

شام کو بابا فضل آگیا تھا اس کے ساتھ ایک ادھیڑ عمر عورت بھی تھی۔۔۔

اس عورت نے اب ستارہ کے ساتھ رہنا تھا' کبیر بے فکر ہو گیا۔۔۔اب وہ آرام سے ستارہ کے گھر والوں کو ڈھونڈ سکتا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اگلے دن وہ اخبار کے دفتر پہنچا۔۔اور وہ خبر دیکھائی جو کہ اخبار میں اس نے پڑھی تھی۔۔۔

'جناب یہ خاتون زندہ ہیں' اور آپ نے غلطی سے اخبار میں غلط خبر شائع کر دی ہے۔۔میں چاہتا ہوں کہ آپ اس خبر کی تردید کریں' اور ان خاتون کو بحفاظت ان کے گھر پہنچانے میں میری مدد کریں"

یہ عورت۔۔۔

!!!!(ایڈیٹر صاحب نے یہ کو ذرا کھینچ کہ ادا کیا)

کہاں ہے یہ عورت؟؟؟

یہ میرے پاس ہیں اور خیریت سے ہیں۔۔۔آپ میری مدد کریں میں انکی فیملی کو تلاش کرنا چاہتا ہوں' وہ سب پریشان ہوں گے اس کے لیئے")

(کبیر نے صدقِ دل سے کہا)

www.novelsclubb.com

"ہاں پریشان تو سب ہی ہیں ان کے لیے۔۔۔۔۔

"(ایڈیٹر صاحب نے ٹھنڈی آہ بھری)

کبیر کی رگوں میں خون کی جگہ زہر دوڑنے لگا۔۔۔

"اگر آپ میری کوئی مدد نہیں کر سکتے تو مجھے صاف بتا دیجئے' یہاں اور بھی بہت سے دفتر ہیں اخبار کے' میں کہیں اور چلا جاؤں گا"

ایڈیٹر نے عینک کو ناک پہ سیٹ کیا اور سر کھجاتے ہوئے ایک پرانا رجسٹر کھولنے لگا۔۔

"میرے پاس اس کے گھر کا جو پتا موجود ہے وہ میں آپکو دے سکتا ہوں' ویسے ان لوگوں کا کوئی ایک ٹھکانہ تو ہوتا نہیں ہے۔۔۔۔"

کبیر نے ایڈریس لیا اور مطلوبہ جگہ پہ جا پہنچا۔۔۔

وہ کوئی گھر تھا یا محل' کبیر فرق نہ کر سکا۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دروازے پہ دستک دے کہ وہ انتظار کرنے لگا۔۔۔

اندر سے ایک باوردی گاڈ نے دروازہ کھولا تھا۔۔۔

"جی کس سے ملنا ہے"؟؟

یہ ستارہ میڈم کا گھر ہے ؟؟؟

(کبیر نے پوچھا)

"آپ کون ؟؟؟

(گاڈ محتاط ہو گیا تھا)

"مجھے انکی فیملی کے کسی بھی ممبر سے ملنا ہے' جو بھی گھر پہ ہو"

www.novelsclubb.com

گاڈ نے اسے سر سے پاؤں تک دیکھا۔۔۔۔۔

تھوڑا ویٹ کریں آپ۔۔۔۔۔!!

گاڈ اس محل میں کہیں گم ہو گیا تھا۔۔۔

کبیر باہر ہی انتظار کرنے لگا۔۔۔گاڈ تھوڑی دیر کے بعد واپس آیا اور اسے اندر بلا
کیا۔۔۔اور ساتھ لے کر ایک بڑے سے ہال میں داخل ہوا۔۔۔

وہ ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی'اس کے حلیئے سے لگ رہا تھا کہ شاید وہ کسی شادی پہ
جا رہی ہے یا پھر کسی کی شادی سے آ رہی ہے۔۔۔

اس نے کبیر کو بیٹھنے کا بولا۔۔۔اور خود فون پہ مصروف ہو گئی۔۔۔

"جی جی آپ کا کام ہو جائے گا۔۔۔

آپ فکر نہ کریں حضور وہ آج رات کی فلائیٹ سے واپس آ رہی ہے۔۔۔

جی آپ کل آ سکتے ہیں ملنے کے لیئے۔۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا وہ آپ نے پلاٹ کے جو پیپرز بھیجے تھے ان کے لیئے بہت بہت شکریہ' یہ آپ
جیسے قدر دان لوگ ہی ہیں جن کی وجہ سے یہ فن زندہ ہے۔۔۔"

(وہ عورت نہایت عجیب باتیں کر رہی تھی' اسکی آنکھیں' ہاتھ' پاؤں سب ہی تو بول رہے تھے۔۔۔۔کبیر کو اب اسکی باتوں سے بوریت ہونے لگی)

اس نے کلائی پہ بندھی گھڑی کو دیکھا۔۔۔دن کے ساڑھے تین بج رہے تھے۔۔۔

اسے ستارہ کا خیال آیا۔۔۔پتا نہیں وہ کیا کر رہی ہو گی۔۔۔۔

"گڈی جابی نے فون رکھا اور کبیر سے مخاطب ہوئی۔۔۔

آپکو پہلے کبھی دیکھا نہیں ادھر۔۔۔آپ کیسے جانتے ہیں ستارہ کو؟؟؟

کبیر نے اندازہ لگایا کہ یہ عورت کافی شاطر ہے۔۔۔

"وہ میں آپکو بعد میں بتاؤں گا۔۔پہلے آپ یہ بتائیں کہ آپ کا کیا رشتہ ہے مس ستارہ سے۔۔"

www.novelsclubb.com

گڈی سنبھل گئی۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

''میرا اس سے کوئی رشتہ نہیں ہے۔۔۔وہ یہاں جاب کرتی تھی' اب اس نے جاب چھوڑدی ہے''

میں پوچھ سکتا ہوں کہ کس نوعیت کی جابز ہوتی ہیں آپ کے یہاں؟؟؟

(کبیر نے سوال کیا)

دیکھو لڑکے۔۔۔۔!!!

اب تم اتنے بھی منے مت بنو۔۔ کیا تمہیں پتا نہیں کہ تم کہاں پہ بیٹھے ہو۔۔۔ تمہورے جیسے تو میں نے اپنی گود میں کھلائے ہیں۔۔۔ سیدھی طرح بتاؤ کس مقصد سے آئے ہو ادھر؟؟

کبیر اس عورت کے نقوش دیکھ رہا تھا۔۔

کچھ تھا اس چہرے میں' کبیر بے چین ہو گیا۔۔۔

اسے لگا کہ وہ اس عورت کو بہت اچھی طرح جانتا ہے۔۔۔ مگر کیسے اور کہاں یہ اسے یاد نہ آیا۔۔۔

"دیکھیں مجھے ستارہ کے سلسلے میں بات کرنی ہے بہت ضروری۔۔۔ لیکن آپ نے کہا کہ وہ یہاں سے جاب چھوڑ چکی ہیں تو پھر آپ مجھے اس کی فیملی کا پتا بتا دیں۔۔ مجھے بہت ضروری اطلاع دینی ہے انہیں"

کبیر نے وضاحت کی،،،

اسکی فیملی کا مجھے نہیں پتا۔۔۔ نہ کبھی اس نے بتایا' نہ میں نے پوچھا۔۔۔ اسے جاب کی ضرورت تھی' میں نے دے دی۔۔۔ (گڈی باجی نے بات بنائی)

"چلیں پھر مجھے اجازت دیں۔۔ مجھے اسکی فیملی کو تلاش کرنا ہے۔۔۔"

کبیر اٹھ کھڑا ہوا اور باہر کی جانب چل پڑا۔۔۔۔

گڈی باجی نے کچھ سوچ کے اسے آواز دی۔۔۔

www.novelsclubb.com

سنو لڑکے۔۔۔۔!!!

ادھر آؤ۔۔۔۔۔

کبیر پلٹا۔۔۔

کیا نام ہے تمہارا؟؟؟اور کہاں سے آئے ہو؟؟؟

گڈی کی کھوجتی نگائیں کبیر کے چوڑے وجود میں کچھ تلاشنے لگیں۔۔۔۔

شادی شدہ ہو؟؟؟؟

کبیر کی تیوری پہ پڑے بلوں میں اضافہ ہو گیا۔۔۔اسے کچھ کچھ یاد آنے لگا تھا۔۔۔

اس نے جواب نہ دیا اور باہر چل دیا۔۔۔پھر کچھ سوچ کے پلٹا اور گڈی کے مقابل کھڑا ہو گیا۔۔۔اسکے اونچے لمبے وجود کے سامنے گڈی کا چھوٹا قد چھپ سا گیا تھا۔۔۔

"وقت نے ایک بار پھر تمہں میرے سامنے کھڑا کر دیا ہے۔۔۔

بیگم گلشان آراء۔۔۔۔

تم سے تو بہت سے حساب نکلتے ہیں میرے۔۔۔ لگتا ہے اب حساب چکانے کا وقت آ گیا ہے۔

کبیر نے جس گھرانے میں آنکھ کھولی تھی وہ نہایت مذہبی تو نہ تھا مگر صوم وصلات کی پابندی کی جاتی تھی اور اہتمام بھی۔۔

اس کے ابا بینک میں اعلیٰ عہدے پہ فائز تھے' لہذا گھر میں پیسے کی ریل پیل تھی۔۔۔

اسکی ماں سماجی کارکن ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھی ماں اور ایک اچھی بیوی بھی تھی۔۔ وہ اپنی ولیفئر ٹرسٹ بھی چلا رہی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

کبیر نے اپنی ابتدائی تعلیم لاہور کے ہی ایک انگریزی سکول میں حاصل کی' وہ بہت شاندار کارکردگی دکھانے والا بچہ تھا' ہر امتحان میں اول پوزیشن لینا' اور پھر مقرر تو

وہ اتنا بہترین تھا کہ دور دور کے سکولوں میں منعقدہ مقابلوں میں اسکا طوطی بولتا۔۔۔

گھر کا ماحول سادہ مگر جدید دور کی ضرورتوں سے مالا مال تھا۔۔۔

اس نے کبھی اپنے والدین کو آپس میں لڑتے نہیں دیکھا' ایک ادب و لحاظ کے دائرے میں رہ کر بڑے سے بڑے مسائل حل کر لئے جاتے تھے بغیر کسی بحث و مباحثے کے۔۔۔۔

زندگی کی گاڑی اسی طرح سکون سے چلتی رہتی اگر کبیر کی زندگی میں وہ شام نہ آئی ہوتی۔۔۔

اس دن اسکے سکول میں دسویں جماعت کے بچوں کی الوداعی پارٹی تھی۔۔ وہ بہت زیادی خوئش تھا'

وہ دوپہر کے وقت جب گھر آیا تو آج خلاف معمول اسکی ماں گھر پہ ہی تھی۔۔۔

امی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!

آج بہت مزا آیا'' ہم نے سب کو بہت تنگ کیا۔۔اور آپکو پتا ہے مجھے ایک ٹائٹل بھی ملا ہے آج۔۔ وہ اتنا فنی ہے کہ آپ کو بھی بہت ہنسی آئے گی۔۔۔''

(اس نے ماں کو گھر میں دیکھتے ہی انکے گلے میں پیار سے باہیں ڈال دیں اور لاڈ سے اپنی پارٹی کی روداد سنانے لگا)

''امی آج تو میری ڈریسنگ کی بھی سب نے بہت تعریف کی'' میں نے تو سارا کریڈٹ آپکو ہی دیا ہے۔۔۔ آپ تو پرفیکٹ ڈزائنر ہیں۔۔۔ آج سب جل رہے تھے میرا کرتا دیکھ کر۔۔۔۔''

مسز شاہ صرف پھیکی سی مسکرائی اور پھر اپنی گود میں رکھی ڈائری پہ جھک گئیں۔۔۔

یہ آج پہلی بار ہوا تھا کہ وہ اپنے بیٹے کی خوشی کو یوں اگنور کر رہی تھیں، کبیر اندر تک گھائل ہو گیا۔۔۔

''امی آپ شائید بزی ہیں، چلیں میں بعد میں آپکو ٹائٹل بتادوں گا''

مسز شاہ کا کلیجہ کٹ گیا۔۔۔

کبیر یہ بول کہ وہاں رکا نہیں بلکہ سیڑھاں چڑھ گیا اور اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔اس کے احتجاج کا یہی طریقہ تھا۔۔وہ جب بھی کبھی کسی بات پہ خفا ہوتا وہ یوں ہی خاموشی سی اپنے کمرے میں بند ہو جاتا۔۔۔

کبیر کو اوپر آئے آدھا گھنٹہ گزر چکا تھا۔۔

اسکی ماں اس کے پیچھے نہیں آئی تھی۔۔وہ اور بھی خفا ہونے لگا۔۔۔

''امی کو آج کل میری کوئی فکر نہیں،بس اپنی این جی او کے کاموں میں ہی بزی رہتی ہیں۔۔۔

اب میں بھی ان سے بات نہیں کروں گا جب تک وہ خود مجھ سے بات نہیں کریں گی۔۔۔''

www.novelsclubb.com

(وہ کسی چھوٹے بچے کی طرح منہ پھلائے اپنے رائیٹنگ ٹیبل پہ بیٹھا تھا۔۔۔جب اس نے نیچے لاؤنج میں کچھ غیر معمولی آوازیں سنی۔۔۔)

ان آوازوں میں اسکی ماں کے ساتھ ساتھ باپ کی آواز بھی نمایاں تھی۔۔۔

وہ کمرے سے باہر آیا اور اوپر گیلری سے اس نے نیچے لاؤنج میں جھانکا۔۔

سامنے کا منظر دیکھ کہ اسے لگا کہ کسی فلم کی شوٹنگ چل رہی ہے کہ جس میں مرکزی کردار اس کے امی اور ابا کر رہے ہیں۔۔۔اسے سمجھ نہ آئی کہ وہ کیا کرے۔۔وہ وہاں ہی گرل کے ساتھ چپک کے کھڑا ہو گیا۔۔۔

سامنے کا منظر اسے دہشت زدہ کرنے کے لیئے کافی تھا۔۔

اسکے ابو کے ہاتھ پس پشت بندھے ہوئے تھے اور ایک نقاب پوش بندہ ہاتھ میں لمبی سے بندوق لیئے ان کے سر پہ کھڑا تھا۔۔۔۔اس نے اپنے باپ کو کبھی اس طرح بے بس و مجبور نہیں دیکھا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہاں ہی سامنے اسکی ماں کے ہاتھ بھی بندھے ہوئے تھے اور بندوق تانے ایک چوکس نقاب پوش بھی کھڑا تھا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ہی وہاں ایک موٹی اور قدرے چھوٹے قد کی عورت داخلی دروازے سے اندر داخل ہوئی اس کے ساتھ دو اونچے لمبے مرد تھے، جن کے ہاتھ میں پستول تھے اور انکی مونچھیں دیکھ دیکھ کبیر کا دل دہل رہا تھا۔۔۔

اس عورت نے آتے ہی کبیر کی ماں پہ برسنا شروع کر دیا۔۔۔

گھونسے، لاتیں، تماچے۔۔۔اسکی ماں کی چیخیں اسکے کانوں تک پہنچی۔۔۔

"یہ جو تجھے خدمت خلق کا بھوت چڑھا ہے نہ وہ میں اتارتی ہوں تیرے سر سے۔۔ تو سمجھتی کیا ہے خود کو۔۔۔ تیری اتنی جرات کیسے ہوئی کہ تو میرا دھندہ روک سکے۔۔ میرا گلشان آراء کا دھندہ۔۔۔۔

بول کہاں چھپایا ہے ان لڑکیوں کو؟؟؟

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مسز شاہ لاچار گی کی تصویر بنی بیٹھی تھی،انکی آنکھوں نے آنسو نکل نکل کر انکی قمیض میں جذب ہونے لگے۔۔۔

"بول کہاں ہیں وہ لڑکیاں؟؟؟

تو ایسے نہیں بولے گی۔۔۔۔"

اس عورت نے ان دو مردوں کو گھر کی تلاشی لینے کا حکم دیا اور وہ دونوں تیزی سے نچلے پورشن کے مختلف کمروں میں تلاشی لینے لگے۔۔

"یہاں کوئی نہیں ہے۔۔۔۔

وہ یہاں نہیں ہیں۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

کبیر نے اپنی ماں کی کپکپاتی آواز سنی۔۔۔۔

"تو پھر کہاں چھپا رکھا ہے تونے انہیں۔۔۔بول نہیں تو تو اور تیرا شوہر نہیں بچے گا آج۔۔"

(وہ چھوٹے قد اور چھوٹے کردار کی عورت اسکی پاکباز ماں سے نہایت غلیظ لہجے میں بات کر رہی تھی

کبیر کو بلکل سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ ہو کیا رہا ہے "یہ کون لوگ ہیں اور اسکے والدین کے ساتھ یہ سلوک کیوں کر رہے ہیں۔۔۔اور کون سے لڑکیاں ہیں جن کی تلاش میں یہ لوگ انکے گھر آئے ہیں)

مسز شاہ نے بولنے کی کوشش کی۔۔۔

"انکو میں نے محفوظ جگہ پہنچا دیا ہے۔۔ تم ان بچیوں تک کبھی نہیں پہنچ سکتی۔۔ جب تک میں زندہ ہوں میں کسی بچی کی زندگی نہیں برباد کرنے دوں گی تمہیں گلشان آرا۔۔۔"

"تو پھر تم مر جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔"

گڈی اپنے کام میں کسی کی مداخلت پسند نہیں کرتی۔۔۔

www.novelsclubb.com

رہی بات ان لڑکیوں کی تو انہیں تو میں پاتال میں سے بھی نکال لاؤں گی، انہیں اب گڈی سے کوئی نہیں بچا سکتا۔۔۔"

پھر کبیر کی آنکھوں نے دیکھا کہ اس کی بردلعزیز ماں کے چاند ایسے روشن ماتھے پہ بندوق کی گولی نے ایک بدنما سوراخ کر دیا تھا جس میں سے اسکی ماں کا پاکیزہ خون فوارے کی صورت زمین کو رنگین کرنے لگا۔۔۔

اسکی چیخ کہیں حلق میں ہی دب گئی۔۔۔

اسکے باپ نے مزاحمت کرنے کی کوشش کی تو انہیں بھی گولیوں کی برسات میں نہلا دیا گیا۔۔۔

اور پھر پھر سب قہقہے لگاتے یوں اخصت ہو گئے جیسے شکاری مرغابیوں کا شکار کر کے واپس لوٹ جاتے ہیں۔۔۔۔

کبیر نے سہل کہ وہ اٹھارہ سیڑھاں عبور کی اور ماں کا سر اپنی گود میں لے لیا۔۔۔

وہ اس بد نما سوراخ پہ کبھی اپنا ہاتھ رکھتا کبھی گال۔۔۔وہ کسی بھی طرح اپنی ماں کے خون کو زمیں پہ گرنے سے روک رہا تھا۔۔۔

پاس ہی باپ کی میت پڑی اپنی بے بسی کا تماشا دیکھ رہی تھی

کبیر نے باپ کا سر اپنی گود میں رکھا۔۔۔۔

باپ کے سینے پہ پیار کیا۔۔۔

اس کے دلخرش بین سن سن کر اس کے ماں اور باپ کے میت کانپ رہے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسے نہیں پتا کب، کیسے اور کس نے اس کے والدین کی تدفین کی۔۔۔۔

ہاں اسے وہ رات یاد ہے کہ جو اس نے اکیلے گھر میں گزاری تھی۔۔۔اسے لگتا تھا کہ گھر کی ساری دیواریں اس پہ گرنے والی ہیں۔۔۔۔

وہ رات اس نے اپنی ماں اور باپ کی تصویر کو سینے سے لگا کے گزار دی۔۔۔

اس کے ابو کے ایک دوست اسے اپنے ساتھ اپنے گھر لے آئے تھے۔۔۔اور اس کا دھیان بٹانے کے لیئے اس ے جلد ہی اسکول میں داخل بھی کروا دیا۔۔۔

شاکر صاحب بہت ہی بندہ پرور انسان تھے،نفیس اور پیار کرنے والے۔۔۔

کبیر نے ٤ سال ان کے گھر میں گزارے۔۔۔شاکر صاحب کے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔۔۔دونوں بیٹے کبیر سے چھوٹے تھے۔۔۔اور بیٹی کبیر کی ہم عمر ہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

جب اس نے اپنی چودھویں جماعت پاس کی اور یونیورسٹی میں ٹاپ کیا تو اسے لگا کہ وہ اب اس قابل ہو گیا ہے کہ اپنے لئے کچھ کر لے گا۔۔اس نے اپنے گھر واپس جانے کا فیصلہ کیا۔۔۔

اپنے گھر میں اسے ہر وقت اپنی ناں اور باپ کی یادیں چلتی نظر آتیں۔۔۔

وہ راتوں کو ڈر جاتا۔۔۔

چیخیں مارتا اور دھاڑیں مار کے روتا۔۔۔

قبل اس کے کہ وہ ذہنی مریض بن جاتا شاکر صاحب پھر اسکی مدد کو آئے اور اسے اپنے ساتھ لے آئے۔۔۔انہی دنوں ان کے گھر میں انکی بیٹی کی شادی کی تقریبات بھی جاری تھیں۔۔اسکا دھیان تھوڑا بٹ گیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

پھر اس نے اپنے ایک دوست کے مشورے سے شہر کی مشہور یونیورسٹی میں داخلہ لے کیا تھا ایم-بی-اے میں۔۔۔عبید کے ساتھ اس کی ملاقات وہاں ہی ہوئی اور پھر وہ بہترین دوست بن گئے۔۔۔

ابھی کبیر کا ایم-بی-اے ختم ہی ہوا تھا کہ شاکر انکل کا انتقال ہو گیا۔۔۔

وہ ایک بار پھر باپ کے سائے سے محروم ہو گیا۔۔۔اسی دوران اسکی ملاقات ایک ایسی ہستی سے ہوئی جس نے کبیر کی زندگی کو ایک نیا ہی رخ دے دیا۔۔۔

وہ سب کچھ جوڑ کر ایک درگاہ پہ جا بیٹھا اور اسے وہاں وہ سکوں ملا کہ جس کی تلاش میں وہ نجانے کب سے بھٹک رہا تھا۔۔۔۔

پھر اس نے ایک گاؤں میں ایک چھوٹا سا گھر لے لیا اور خدمت خلق کرنے لگا۔۔۔

اس نے خود کو وقف کر دیا تھا لوگوں کی مدد کے لیئے۔۔۔

اور آج تاریخ اپنے آپکو دوہرا رہی تھی۔۔۔

وہی گلشان آراء ایک بار پھر اسکی آنکھوں کے سامنے کھڑی تھی۔۔اس نے ابھی تک ڈسنا بند نہیں کیا تھا۔۔وہ اسکے ولدین کے بعد نجانے کتنے گھروں کو اجاڑ چکی تھی۔۔۔۔

کبیر نی ایک بھرپور نظر اس پہ ڈالی اور باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

گڈی کا سانس کسی نے کھینچ لیا تھا۔۔اس کا یہ نام تو اب مدت ہوئی کسی کو یاد بھی نہیں تھا تو پھر یہ کل کا چھوکرا اس کا اصلی نام کیسے جان سکتا ہے۔۔۔۔

گڈی نے فوراً اپنے 'خاص' کارندے کو بلایا اور اسے تاکید کی۔۔

"اس چھوکرے کا پیچھا کرو۔۔یہ کہاں جاتا ہے۔۔۔کون ہے۔۔کس کا بندہ ہے۔۔۔

اور ہاں مجھے اس معاملے میں رتی برابر بھی کوتاہی نظر آئی تو میں تیرا خون نچوڑ لوں گی۔۔"

www.novelsclubb.com

گڈی کی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا۔۔۔

اور کبیر کی آنکھوں میں انتقام۔۔۔۔

وہ اپنے ماں باپ کی قبر پہ کھڑا ان کی روحوں سے ایک وعدہ کرر ہا تھا' آنسو تھے کہ اپنا حق سمجھ کہ بہہ رہے تھے۔۔۔

اسکی جیب پہ پڑا موبائل فون اچانک بجا۔۔۔یہ فون اس نے آج صبح ہی خریدا تھا اور اسکا نمبر صرف دو ہی لوگوں کو دیا تھا۔۔ایک بابا فضل اور ایک ماسی خیراں کہ جو ستارہ کے پاس گئی تھی۔۔۔

اس نے فون اٹھایا اور کان سے لگالیا۔۔۔

دوسری طرف ماسی خیراں کا سانس بے ترتیب تھا۔

کبیر نے فون کان سے لگایا۔

www.novelsclubb.com

ماسی خیراں کی بات تحمل سے سنی اور خود کو نارمل رکھنے کی کوشش کی۔ فون بند کر کے ایک نظر زیرِ خاک ماں باپ پر ڈالی اور قبرستان سے نکل گیا۔

اس نے ٹیکسی روکی اور ہسپتال چلنے کو کہا۔

جب وہ ٹیکسی میں سوار ہونے لگا تب اس نے اپنے پیچھے ایک گاڑی دیکھ لی تھی۔ کچھ دیر میں اس کا شک یقین میں بدل گیا۔ کوئی واقعی اس کا پیچھا کر رہا تھا۔

بھائی پہلے کسی بھی نزدیک پولیس اسٹیشن چلو۔ ڈرائیور نے گاڑی پولیس اسٹیشن کے سامنے روکی۔ اسکا پیچھا کرتی گاڑی بھی باہر آکر روکی۔ اس میں موجود بندے نے گھبرا کر فون گڈی کو گھڑکا دیا۔

میڈم وہ تو پولیس کے پاس آگیا اب کیا کروں؟

تو اتنا مر کیوں رہا ہے پہلی باد یکھا ہے کیا پولیس اسٹیشن

چپ کر کے نظر رکھ اور سب رپوٹ مجھے دے۔

www.novelsclubb.com

جی میڈم

فون بند کر کے سب سے پہلے فون گڈی نے ملک تصور کو کیا

پھر جلدی زیور سامان نکال کر مکمل اطمینان سے کسی کا انتظار کرنے لگی۔

کبیر نے سب سے پہلے اپنے والدین کے قتل کی ایف آئی ار درج کروائی۔اور ساتھ ہی مبینہ طور پر گلستان آرا کا نام بھی درج کروادیا۔۔ تھوڑی دیر میں پولیس اور لیڈی پولیس بھی سب سوار ہو کر گڈی کے گھر کی جانب کبیر بھی اسی گاڈی میں سوار تھا۔

کارندے نے گڈی کو فون کر کے اطلاع دی خود روپوش ہو گیا یہ ہدایت بھی اسے گلستان بیگم نے دی تھی

www.novelsclubb.com

قبل وہاں پولیس پہنچے ملک تصور گڈی کو لے اڑا۔

ملک کے ڈیرے پر گڈی کو گھبرایا دیکھ کر کہا کیا بات ہے میرے ہوتے ہوئے ڈرنے کی ضرورت نہیں

آپ اچھی طرح جانتے ہیں گڈی کسی سے نہیں ڈرتی۔

اوے مینوں اے تے پتہ ہی اے

ویسے مجھے ایک بات پریشان کر رہی اس چوکرے کو میرا اصل نام پتہ ہے اس نے سیدھا گلستان آرا کہہ کر بات کی تھی۔

ملک کے بھی کان کھڑے ہو گئے

پتہ نہیں کون ہے کدھر سے آ، گیا۔

www.novelsclubb.com

تم بتاؤ آج میری دوائی کا کیا کیا ہے

گڈی تیوری چڑھا کر آ جائے گی آج رات کی فلائیٹ سے ویسے ملک صاحب آپ کو بھی ایک نویں کڑی چاہیئے ہر ہفتے۔ میرا کلیجہ کٹ رہا ہے اپنی دھی کو اس دھندے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

میں لا کے حالات خراب ہیں کسی پر بھروسہ نہیں کر سکتی۔خدا مغفرت کرے ستارا کی وہ اس کے سب خرچے کرتی تھی۔شہزادی کی طرح پالا میری سیم کو۔

ملک صاحب بس اسے پتہ نہیں چلنا چاہیے کہ اس سب کے پیچھے میرا ہاتھ ہے نہیں تو نفرت کرنے لگے گی مجھ سے۔ملک اسکی بات سن کہاں رہا تھا وہ تو کہیں اور ہی گم تھا۔

گڈی نے ملک کا سگار جھپٹ کر منہ میں دنالیا۔دھواں اس کے ہونٹوں سے نکلنے لگا۔اور آنسو بھی دھواہیں میں کے ساتھ بہادیئے۔

پولیس پہنچی ملازمین کو پکڑ کر لے گی کبیر بھی اپنے دشمنوں کو ہلا رہا تھا۔کبیر ہسپتال پہنچا تو ماسی خیراں اسے مل گئی اور دونوں کمرے میں داخل ہوئے ستارا بستر پر بیٹھی تھی کبیر نے دیکھا بہت خوبصورتی سے دوپٹہ لپیٹا ہوتھا۔اس میں اس کا چہرہ چاند کی طرح چمک رہا تھا۔کبیر بیٹھ کر جوتے اتارنے لگا۔

ماسی نے کہا کے اس نے مجھے تنگ کر کے رکھا کتنے پھیرے کروائے تھک گئی میں

ستارا میں سن کر کمبل میں منہ کر لیا کبیر نے ماسی کو باہر آنے کو کہا خود بھی آیا اور

سب ستارا کے بارے میں بتایا ماسی کی آنکھیں پھیل گئی ہائے ربانی سوھنی بچی زہنی

مریض ماسی ہاتھ ملتے ہوئے بولی۔میں ائندہ اس گل کا خیال کروں گی پتر تو فکر نہ

کر۔۔۔پھر دونوں واپس کمرے میں آ گئے۔

مس ستارا

کبیر نے ستارا کو آواز دی

ستارا نے لہاف ہٹایا مگر بولی نہیں

آپ کی طبیعت کیسی ہے اب؟ مجھے آپ سے کچھ پوچھنا ہے مناسب سمجھیں تو

جواب دیجیئے گا۔

دیکھیں مس مجھے آپ کے گھر والوں کو اطلاع دینی ہے کے آپ صیح سلامت زندہ ہیں کیا آپ مجھے اپنے گھر والوں کے بارے میں بتا سکتی ہیں۔اور گلستان آرا کو کب سے جانتی ہو آپ وہاں کب سے جاب کرتی تھی۔

وہ یک ٹک کبیر کا منہ دیکھنے لگی۔

مجھے پتہ ہے آپ ابھی تک ٹھیک نہیں مگر آپ کے گھر والے پریشان ہو رہے ہوں گے انہیں خبر کرنا ضروری ہے۔

کچھ دیر خاموشی کے ستارا کی آنکھوں سے موٹے موٹے موتی گرنے لگے۔۔کبیر بوکھلا گیا۔مس آپ روائیں نہیں میں جسٹ مدد کرنا چاہتا ہوں۔۔آپ نہیں بتانا چاہتی تو میں نہیں پوچھتا۔۔

کبیر یہ کہہ کر وہاں سے نکل گیا۔

نو دن بعد

اس نے نہا کر نیا، سوٹ پہنا۔ یہ سوٹ کبیر ہی لایا تھا۔ جامنی سوٹ میں وہ قوسِ قضا کا رنگ لگ رہی تھی آج اسے ہسپتال سے ڈسچارج ہونا، تھا۔ تھوڑی دیر میں کبیر اسے اور ماسی خیراں کو لینے آگیا۔۔ ستارا نے ڈاکٹروں کی پیشنگوئی غلط ثابت کر دی وہ زہنی جسمانی طور پر صحت مند لگ رہی تھی۔ کبھی وقتی ڈپریشن ہو جاتا مگر جلد قابو کر لیتی۔۔ وہ ماسی کے ساتھ شاہ جی کا انتظار کر رہی تھی کے کب اسے دیکھیں۔ وہ بار بار داخلی دروازے کی جانب دیکھ رہی تھی۔ کافی دیر بعد ایک آدمی آیا اور ماسی خیراں سے کچھ کہا تو ماسی نے ستارا کو چلنے کا کہا۔ بیٹا کبیر پتر کسی کام سے گیا ہوا ہے یہ بندہ ہمیں پنڈ چھوڑ آئے گا کبیر نے کہا تم اگر اپنے گھر جانا چاہتی ہو تو جا سکتی ہو۔

ستارا کی آنکھوں میں پانی آگیا

www.novelsclubb.com

نہیں موسی میں آپ کے ساتھ ہی جاؤں گی۔ چلیں

شام کے وقت وہ لوگ گاؤں پہنچے بابا، فضل نے ان کا استقبال کیا۔ ماسی خیراں اسے کمرے میں لے آئی آرام کرنے کو بول کر چلی گئی۔

ستارا کمرے کا جائزہ لینے لگی۔ سادہ سا کمرہ دیوار پر سادہ سی فریم میں خانہ کعبہ کی تصویر

ایک طرف الماری جس میں شاید کپڑے تھے۔ دوسری طرف سٹینڈ میں موٹی موئی کتابیں جو دور سے ہی دیکھ لی اسلامی تھی اور تفسیر قرآن وغیرہ

وہ لیٹ گئی بیماری اور سفر کی وجہ سے فوراً ہی سو گئی۔

کبیر نے سفید لباس پہنا ہوا تھا۔ گلی میں جا رہا تھا ایک جیب سے پانچ سات لوگ نکلے اور اسے پیٹنا شروع کر دیا۔ کبیر کے خون سے زمین رنگ گئی۔ اور پھر کسی نے سات گولیاں اس کے کشادہ سینے میں اتار دی کبیر کی ہچکی سینے میں دب گئی۔ اور مدد کرنے والے ہاتھ زمین پر پڑے ہوئے تھے اس کا رنگ پیلا آنکھیں بند

ستارا کو لگا اس کا سانس رک گیا۔ وہ ہانپتی ہوئی اٹھ بیٹھی۔ بستر سے نکل کر بھاگ کر صحن میں، آگئی نہ سر پر دوپٹہ نہ پیروں میں جوتے۔ وہ دروازہ کھول کر گلی میں کھڑی تھی۔ اس کا جسم پسینے سے بھیگا ہوا تھا۔ بابا فضل نے اسے ایسے دیکھا بھاگ کر آئے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کی گل اے پتر خیر تے اے

اس نے بابا کو دیکھا پھر گلی میں دیکھا وہاں کوئی نہیں تھا پھر خود کو دیکھا نہ دوپٹہ نہ جوتے شرمندہ ہو کے واپس آگئی۔ چادر لے کر باہر لگے ٹیوب ویل سے وضو کیا

۔بابا قبلہ کس رخ ہے؟

پتر او اس پاسے

بابا کے اشارے پر ستارا نے جائے نماز بیچھالی۔

یا خدا شاہ کو سلامت رکھنا میرے منحوس سائے سے محفوظ رکھنا۔میں تو پیدا ہوتے ماں باپ کو کھا، گئی اب میرے شر سے اس پاکباز انسان کو بچالے۔میں وعدہ کرتی ہوں ان کی زندگی سے دور چلی جاؤں گی۔ایک بار اپنی آنکھوں سے اسے سلامت دیکھ لوں۔ بہتی آنکھوں سے ستارا نے کبیر کو دیکھ لیا ابھی ہی لوٹا تھا۔وہ چپ چاپ اپنے کمرے میں آگیا۔۔اس نے تین دن لگا کر ستارا کے بارے میں معلومات اکھٹی کی تھی وہ جان گیا تھا اسے اب کمرہ بند کر کے سو گیا۔۔ستارا کو وہ رات نیند کرنا

مشکل تھا ایسے خواب کے بعد وہ ڈر گئی تھی۔ فجر کی آذان ہوئی اس نے وضو کیا اور نماز میں دعا کی اس کے مدِ مقابل ایک وجود اور بھی دعا مانگ رہا تھا شاہ کا وجود۔ دعا وہی قبول ہوتی جو پورے بھروسے سے مانگو۔

ستارا کی دعا قبول ہو چکی تھی۔ صبح سورج کی پہلی کرن کے ساتھ وہ کمرے سے نکلی۔ اسے باہر سے اپنے مسیحا کی آواز آئی۔ ستارا کا دل خوشی سے شاد ہو گیا۔ وہ خدا کے حضور جھک گئی۔ اسے یقین تھا خدا نے اس کی دعا قبول کر لی اور وہی ہوا۔ اسے اب تو خدا سے باتیں کرنے میں مزہ آنے لگا، تھا۔ اسے لگا وہ جو بھی پوچھتی ہے اسے وہ جواب دیتا ہے۔ اس نے وعدہ کیا تھا اور اب جانے کی پلاننگ مکمل کر لی۔

شاہ جی

www.novelsclubb.com

وہ کبیر کے سامنے سر جھکائے کھڑی تھی

جی؟

مجھے جانا ہو گا۔آپ نے اتنا کچھ کیا مجھے پناہ بھی دی میں بہت مشکور ہوں اب مزید بوجھ نہیں بنتی کوئی غلطی ہو گئی تو معافی چاہتی ہوں۔۔ کبیر ساکت رہ گیا۔۔اس کے دل کی آواز کانوں میں آنے لگی۔اسے سمجھ نہیں آرہی تھی اسے روکے یا جانے دے۔۔ستارا نے وعدہ تو کیا تھا کبیر سے دور کا مگر خدا نے ہامی نہیں بھری تھی۔خدا کے فیصلے اور تھے۔جو کبیر کے دل میں اتار دیے تھے۔ستارا نے چادر لی اور صحن عبور کرنے لگی۔کبیر کمرے کی کھڑکی سے دیکھتا رہا۔۔ستارا نے پیچھے پلٹ کر دیکھا کبیر پر نظر پڑی تو دروازے سے نکل گئی۔

پانچ سال بعد

علیزے تم نے سارے کپڑے مٹی مٹی کر دیئے۔ابھی نہلایا تھا تمہیں۔جلدی آو کپڑے بدلی کرو۔ نہیں ماما ابھی پاپا آئیں گے چار سالہ علیزہ پھر گلی میں بھاگ گئی ۔ تھوڑی دیر بعد ستارا نے دیکھا اسکی بیٹی بھاگتی اندر آئی۔پاپا آ گئے. پاپا آ گئے

اس نے گھر سر پر اٹھا لیا سن لیا مہرانی کے پاپا، آ گئے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کبیر سامنے ہوا تو اسے شرم آگئی اسے شاہ جی سے آج بھی شرم آتی تھی۔اس شام کبیر نے ستارا کو روک لیا تھا دونوں نے خدا کے فیصلے کو قبول کر لیا اور اس نے اپنی ہر نعمت سے انہیں نواز دیا۔

گڈی کی بیٹی سیم کو ملک نے، اپنی ہوس کا نشانہ بنا ڈالا تھا۔اور سیم نے خودکشی کر لی تھی۔اپنی جوان بیٹی کی لاش دیکھ کر گڈی دماغی توازن کھو بیٹھی تھی۔ملک کو الیکشن میں کامیابی ہوئی مخالف گروپ سے برداشت نہیں ہوا۔ایک جلسے میں جب وہ خطاب کر کے نکلا اسے گولیوں نے بھون ڈالا۔خدا نے انصاف کر، دیا۔

خدا تو سب سے انصاف کرتا ہے انسان ہی جلد باز اور ناشکرا ہے۔

ستارا نے کچن کی کھڑکی سے دیکھا شاہ جی بیٹی کو کندھے پر سوار کر کے صحن میں گھوم رہے تھے۔

ستارا نے بہت اوپر عرش والے کو دیکھا اور مسکرا دی۔

www.novelsclubb.com

گھر شوہر عزت اولاد سکون سب سے بڑھ کر ایمان سے اس کی جھولی خدا نے بھر دی تھی۔اب خدا کی ذات کسی اور جھولی کی منتظر تھی کوئی مانگے وہ زات اسے عطا کرے۔۔۔

ختم شد

www.novelsclubb.com